عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۹ تا ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۵ تا ۳۱ جولائی ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۹

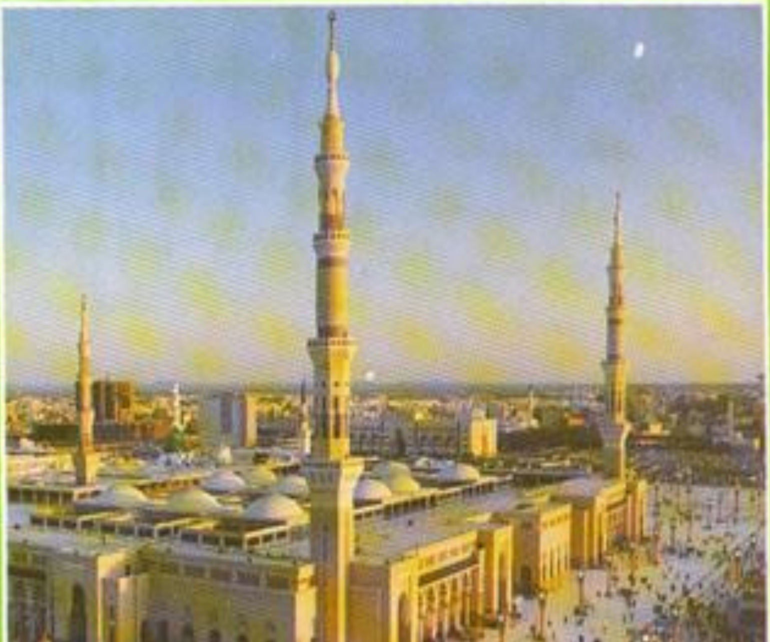

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبرِ رحمت کا جانوروں سے حُسنِ سلوک

امام کعبہ کا مکتوب گرامی

اسلام اور پاکستان

معیارِ صداقت اور مرزا قادیانی

طلباء افغانستان ہوشیار باش!

قیمت : ۵ روپے

(الطاف حسین کھرو، لاڑکانہ)

س: میں چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ کا طالب علم ہوں، اور ہاسٹل میں رہتا ہوں۔ میرے مندرجہ ذیل مسائل ہیں:

(۱) اگر کوئی شخص کسی عورت کا ستر دیکھے، پھر کچھ دیر کے بعد پیشاب کرے، اور پیشاب کے بعد منی کے قطرے خارج ہوں، تو کیا اس صورت میں غسل واجب ہوا یا نہیں؟

(۲) میں جب ہاسٹل میں رہتا ہوں، تو باقاعدہ نماز وغیرہ پڑھتا ہوں، اور جب میں گاؤں جاتا ہوں تو میں ایک وقت بھی نماز نہیں پڑھتا، مجھ پر شیطان کا غلبہ ہوجاتا ہے اور میں وی سی آر پر ننگی انگریزی فلمیں بھی کبھی کبھی دیکھ لیتا ہوں، جبکہ میں ان کاموں سے بہت تنگ بھی ہوجاتا ہوں، لیکن باوجود کنٹرول کرنے کے، کنٹرول نہیں کر پاتا۔ مہربانی فرماکر آپ مجھے ایسی ترکیب بتائیں کہ میں گاؤں میں رہ کر بھی اچھے کاموں کو اپناؤں، اور برائی سے دور رہوں۔

(۳) میں نے دسویں جماعت میں قرآن شریف کے ۲۵ پارے یاد کرلئے تھے، لیکن غلط دوستی اور غلط ذہن ہوجانے کی وجہ سے یاد نہ رکھ سکا، اور بھول گیا۔ اب جب میں دو بارہ یاد کرنے بیٹھتا ہوں تو دو چار دن باقاعدہ یاد کرتا ہوں، پھر چھوڑ دیتا ہوں۔ اس کا کوئی علاج بتائیں۔

(۴) میں نے سات ماہ پہلے خواب میں اپنی لاش چار پائی پر دیکھی، اور لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ الطاف حسین ہے، بہت اچھا آدمی تھا، ایک ماہ پہلے ہی حافظ ہوا تھا، اور اب مرگیا، اب تو سیدھا جنت میں ہی گیا ہوگا۔ یہ خواب میں نے صبح کی اذان سے پہلے دیکھا تھا۔ اس کی کیا تعبیر ہے؟

(۵) میرے ذہن میں بہت برے خیال آتے ہیں، اکثر لڑکیوں کے پیچھے پھرتا ہوں۔ کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ میرے دماغ میں غلط خیال نہ آئیں۔

(۶) غسل کے دوران کیا کان کے اندر پانی ڈالنا چاہئے یا نہیں؟

ج: اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

(۲) کالج میں آپ کا نماز پڑھنا، اور گاؤں میں چھوڑ دینا، بڑے افسوس کی بات ہے۔ اگر آپ واقعی اپنی کمی کو محسوس کرتے ہیں اور اس کا علاج کروانا چاہتے ہیں تو تبلیغی جماعت میں تین چلے لگانے کے بعد مجھے خط لکھیں۔ (والسلام)

(سید شفیع الرحمان، کراچی)

س: ہمارا خاندان ماں باپ، پانچ بہنوں، اور دو بھائیوں پر مشتمل تھا۔ والد صاحب نے اپنی زندگی میں دو بیٹیوں کی شادی کردی تھی۔ والد صاحب نے مرنے سے قبل زبانی وصیت فرمائی تھی کہ: تین غیر شادی شدہ بہنوں کی شادی کے لئے فی کس ایک لاکھ روپے کے نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ جو کہ بڑا بیٹا ہونے کے ناطے میرے نام پر لئے گئے تھے، اور یہ ایک مکان جو ۱۲۰ مربع گز پر مشتمل ہے، جو کمپنی کا بنا ہوا ہے، ہم دونوں بھائیوں کی ملکیت میں ہوگا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں نے اپنی دو بہنوں کی شادی کردی، جس پر فی کس ڈیڑھ لاکھ خرچ ہوئے (کل ۳ لاکھ) مکان کو تڑواکر نئے سرے سے موجودہ قیمت کے حساب سے خرچ کرکے تعمیر کروایا، جس پر تقریباً" تین لاکھ روپے خرچ ہوئے، جس کی وجہ سے مکان کی مالیت بڑھ گئی ہے۔ اس تناظر میں ہمیں معلوم یہ کرنا ہے کہ وراثت کی تقسیم کے سلسلے میں والد مرحوم کی زبانی وصیت پر عمل ہوگا؟ شرعی حیثیت میں قبل از مرگ زبانی وصیت کی کیا اہمیت ہے؟ کیا والد محترم کے انتقال کے بعد مکان کی جو مارکیٹ ویلیو تھی، اس میں سے غیر شادی شدہ بہن کی شادی کے اخراجات منہا کرکے باقی رقم تقسیم ہوگی؟

ج: آپ کے والد نے جو وصیت کی، شرعاً" اس کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ والد کی وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی، مگر بحیثیت اولاد کے آپ کو ان کی وصیت پر عمل کرنا چاہئے۔ لڑکیوں کی تو شادی ہوچکی، ایک لڑکی اور دو بھائی باقی ہیں، ان کی بھی شادی کردیں، اور پھر جو بچے، اس کی صلح صفائی سے تقسیم کرلیں۔ واللہ اعلم

(بابو، کراچی)

س: مجھ کو کافی عرصے سے یہ شکایت ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد قطرے نکل جاتے ہیں یعنی اگر پیشاب کے بعد وضو کرکے بیٹھوں تو قطرہ نکل جاتا ہے، کھانسی سے بھی قطرہ نکل جاتا ہے، اور زور سے بولنے سے بھی۔ میں ہر بار شلوار بدل لیتا ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو بیماری ہے، لہٰذا آپ شلوار نہ تبدیل کریں، صرف وضو کرلیں، کیا میں ایسا کرسکتا ہوں؟

ج: آپ معذور ہیں، نماز تو اسی طرح پڑھ لیا کریں، لیکن جس جگہ پیشاب لگا ہے، اس کو وقتاً" فوقتاً" دھو لیا کریں۔ واللہ اعلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۹ ۱۹ تا ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۵ تا ۳۱ جولائی ۱۹۹۷ء قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- اداریہ ۳
- معیار حق و صداقت اور مرزا غلام احمد قادیانی (مولانا یوسف لدھیانوی) ۶
- امام کعبہ کا مکتوب گرامی (الشیخ عبداللہ السبیل مدظلہ) ۸
- پیغمبر رحمت ؐ کا جانوروں سے حسن سلوک (مولانا نذیر احمد تونسوی) ۱۱
- خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (عبدالحق تمنا) ۱۳
- طلباء افغانستان ہوشیار باش! (مولانا محمد اکرم طوفانی) ۱۴
- اسلام اور پاکستان (مولانا یحییٰ داؤ) ۱۶
- سیرۃ طیبہ سرور دو جہاںؐ (بابو شفقت قریشی سہام) ۱۹
- بازگشت (مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۲۰
- اخبار ختم نبوت (سندھ ڈائری ...... گوجرانوالہ رپورٹ) ۲۱

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 737-8199

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرماکر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کردیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس
طابع: سید شاہد حسن
مقام اشاعت: ۱۰۳ ایبز ریٹا لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعیت علماء ہند کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ

جمعیت علماء ہند کے امیر مولانا سید اسعد مدنی نے ایک پریس کانفرنس کے ذریعے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلموں کی فہرست میں رکھا جائے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ نہ کیا جائے۔ جمعیت علماء ہند کی اس پریس کانفرنس کو ہندوستان کے اخبارات نے نمایاں شائع کیا ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اس کو پاکستان ایجنٹوں کی شرارت قرار دیا گیا ہے۔

جمعیت علماء ہند حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمتہ اللہ علیہ کی قائم کردہ جماعت ہے جو انگریزوں کے زمانے سے مسلمانان ہند کی دینی رہنمائی کر رہی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل تک تحریک آزادی کی قیادت بھی جمعیت علماء ہند کر رہی تھی' شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی' مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مفتی کفایت اللہ رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ نے جدوجہد آزادی میں جو کردار ادا کیا ہے۔ تاریخ کے صفحات میں وہ سنہری حروفوں سے محفوظ ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اکثر علماء کرام اور مسلمان پاکستان منتقل ہو گئے اور ان علماء کرام کے جمعیت علماء اسلام کے نام سے مولانا شبیر احمد عثمانی' مفتی محمد حسن امرتسری' حضرت مولانا احمد علی لاہوری' مفتی اعظم پاکستان مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ' مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ' مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ نے پاکستان میں نفاذ اسلام کی جدوجہد شروع کی جو تاہنوز جاری ہے۔ ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں رہ گئے۔ کئی علاقوں میں قتل عام ہوا' لاکھوں افراد شہید کر دیئے گئے' ۴۰ ہزار سے زائد بچیاں سکھوں کی قید میں اب تک زندگیاں گزار رہی ہیں۔ اس زمانہ میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی' حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ' حضرت مولانا ابوالکلام آزاد' حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی' حضرت مولانا محمد الیاس صاحب' رئیس التبلیغ' شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب' قاری محمد طیب' صاحب' مہتمم دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماء ہند کے اکابر علماء کرام نے جس جانفشانی اور محنت سے اور اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر ان مسلمانوں کی رہنمائی کی اور مسلمانوں کو آباد کیا وہ ان علماء کرام کی عزیمت کی قابل قدر اور قابل تحسین مثال ہے اور تاریخ اس سے بڑی قربانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حضرت الشیخ الحدیث مولانا زکریا رحمتہ اللہ علیہ آپ بیتی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری اور حضرت مولانا محمد الیاس رحمہم اللہ نے حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ہندوستان سے اکثر مسلمان پاکستان چلے گئے ہیں۔ مدارس بے آباد ہو گئے' جالندھر' لدھیانہ وغیرہ تمام مشرقی پنجاب سے تمام مسلمان آبادیوں کے نام و نشان مٹ گئے ہیں۔ ہمارے اکثر متعلقین اس طرف ہیں اگر اجازت ہو تو ہم لوگ پاکستان ہجرت کر جائیں تو حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا:

> "ہمیں تو اس کا خدشہ تھا جس کا اظہار ہم لوگ بہت عرصہ سے کر رہے تھے' آج آپ لوگ جو پاکستان جانے کی بات کرتے ہیں میں تو ان ہندوستان کے مسلمانوں کو کس کے حوالے کر کے جاؤ گے؟ کیا یہ ہمارے جانے کے بعد ہندو نہیں ہو جائیں گے؟ ان کے ایمان' ان کی عزت و آبرو کی حفاظت کس کے ذمہ ہے؟۔"

حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ بات سن کر تمام علماء کرام نے ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ کیا اور از سر نو محنت کر کے ایک ایک گاؤں کا دورہ کر کے وہاں کی مساجد کو آباد کیا۔ مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے' تقسیم ہند کے فوری بعد مولانا ابوالکلام آزاد" نے مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

> "مسلمان کبھی بزدل نہیں ہوتا' عزت کی زندگی یا شہادت اس کا نعرہ ہے' سینہ سپر ہو جاؤ اور ڈٹ کر مقابلہ کرو' ہندوستان پر جس طرح ایک ہندو اور ایک سکھ' ایک عیسائی کو رہنے کا حق ہے' ہمارا حق ان سے کہیں زیادہ ہے' یہ ملک ہمارے اسلاف کا ہے' ہم اسی ملک میں جئیں گے اور اسی ملک میں مریں گے کوئی ہمیں اس ملک سے نہیں نکال سکتا۔"

علماء کرام کی طرف سے اس محنت کے بعد مسلمانوں نے جرات اور بہادری سے رہائش شروع کی اور بہت جلد تمام ملک میں مسلمانوں کی آبادیاں محفوظ ہونے لگیں۔ اکثر مساجد آباد ہو گئیں جن جگہوں پر مسلمان بالکل چھوڑ چکے تھے وہاں مسلمانوں کو آباد کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی تشخص کو

اجاگر کرنے کے لئے جمعیت علماء ہند نے جو جدوجہد کی اس کا ثمرہ ہے کہ اس وقت ۱۴ کروڑ مسلمان ہندوستان میں سینہ تان کر چل رہے ہیں۔ اس تمام عرصہ میں حکومت کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کسی قانون کو منظور ہونے نہیں دیا۔ مسلمانوں کے لئے بیت الاسلامی تسلیم کروایا' عائلی قانون مسلمانوں کے منظور کروائے' مسلمانوں کی آباد کاری کے لئے بلاسود بینکاری شروع کی اس کے علاوہ جمعیت علماء ہند نے علماء کی ایک کونسل قائم کی ہوئی ہے اس کے تحت نئے اور جدید مسائل کی تحقیق کر کے مسلمانوں کو ان مسائل سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

قادیانی مسئلہ آج کا مسئلہ نہیں! تحریک آزادی کے دنوں میں ۱۸۸۰ء سے مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کے لئے مجدد' مہدی اور مسیح موعود کے شوشے چھوڑے اور پھر ۱۸۸۹ء میں مسیح موعود کی حیثیت سے بیعت لینی شروع کی' ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا' سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند کے محدث العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے قادیان کے اس جھوٹے مدعی نبوت اور کذاب دجال کے خلاف فتویٰ جاری کر کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کروا کے قادیانیت کے خلاف تحریک کا آغاز کیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک دارالعلوم دیوبند کے علماء کرام کی نگرانی پوری دنیا میں یہ تحریک جاری ہے اور اس میں تمام مسالک کے علماء کرام شریک ہیں۔ پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں ایک پرامن تحریک کے ذریعے قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ بعد ازاں ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ سپریم کورٹ' ہائی کورٹ نے اپنے فیصلوں میں واضح کیا کہ قادیانی الگ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ جنوبی افریقہ کی عدالت نے فیصلہ دیا کہ قادیانی اسلام سے الگ مذہب ہے' اور خود قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا مذہب الگ ہے' ان کا پیغمبر الگ ہے' ان کی نماز کا طریقہ الگ' ان کا کلمہ الگ تو پھر جب مسلمان یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو مسلمانوں سے الگ کر دو تو ناراض کیوں ہوتے ہیں؟ جمعیت علماء ہند کے اس مطالبہ کی حمایت عالم اسلام کے پچاس سے زائد ممالک کر رہے ہیں۔ ان تمام ملکوں میں قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں' اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ جمعیت علماء ہند کا یہ مطالبہ برحق اور حقیقت پر مبنی ہے' قادیانیوں کو اس مطالبہ کو تسلیم کر لینا چاہئے کیونکہ وہ ۱۹۰۲ء سے پہلے خود لکھ کر دے چکے ہیں کہ ان کو مسلمانوں کی فہرست میں درج نہ کیا جائے۔ ہم جمعیت علماء ہند کے مطالبہ کی حمایت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر جمعیت علماء ہند کا مطالبہ تسلیم کرے کیونکہ جمعیت علماء ہند مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے' دیگر مسلمان جماعتوں کو بھی چاہئے کہ وہ جمعیت علماء ہند کے مطالبہ کی بھرپور حمایت کریں۔ ہم اس عظیم مطالبہ پر جمعیت علماء ہند کے اکابر مولانا سید محمد اسعد مدنی' مولانا سید محمد راشد مدنی' دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جمعیت علماء ہند کے اس مطالبہ کو تسلیم کر کے مسلمانوں سے فراخ دلی کا ثبوت دیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

حضرت الامیر حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خواجگان خان محمد زید مجدہم کی دعوت پر عالمی مجلس کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۹ جولائی بروز بدھ صبح دس بجے دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ میں منعقد ہوا' جس میں نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی' حضرت سید نفیس شاہ صاحب' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا احمد میاں حمادی' مفتی نظام الدین شامزی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' قاری نور الحق نور' حاجی بلند اختر' قاضی فیض احمد' مولانا فیض محمد' صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ حافظ محمد عابد' مولانا عبدالواحد' مولانا ریاض الحسن گنگوہی وغیرہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں گزشتہ مجلس شوریٰ اور مجلس منتظمہ کے اجلاس کی توثیق کی گئی' اور گزشتہ سال کے تفصیلی پروگراموں کی رپورٹ پیش کی گئی' مجلس شوریٰ کے اراکین نے حساب کی جانچ پڑتال کی۔ اراکین شوریٰ نے شعبہ تبلیغ اور شعبہ مالیات اور انتظامی امور کی کارکردگی پر تعریف کرتے ہوئے توقع کا اظہار کیا کہ آئندہ قادیانیت کے عزائم کو سامنے رکھ کر کام کو مزید فعال کیا جائے گا' اجلاس میں حضرت اقدس مولانا لدھیانوی سے درخواست کی گئی کہ وہ موجودہ حالات کی روشنی میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹ آسان زبان میں مرتب کریں تاکہ قادیانیت کا لٹریچر کی سطح پر بھی مقابلہ کیا جائے۔ اجلاس میں جرمنی میں ۲۷ جولائی کو ختم نبوت کانفرنس' ۱۰ اگست کو برمنگھم کانفرنس' ۹ اور ۱۰ اکتوبر کو ربوہ میں سالانہ کانفرنس اور ۷ ستمبر کو کراچی میں دوسری ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کی منظوری دی گئی۔ حضرت الامیر کی دعا پر اجلاس اس عزم کے ساتھ اختتام پذیر ہوا کہ دنیا میں جہاں بھی قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کریں گے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جانثار جان کا نذرانہ پیش کر کے ان کے عزائم کو ناکام بنائیں گے۔ (انشاء اللہ)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معیار صداقت اور مرزا غلام احمد قادیانی

عرض کیا جاچکا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود اپنے مقرر کردہ معیار و ولو تقول پر مفتری ثابت ہوئے۔ کیونکہ جناب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی تحقیق کے مطابق :

"نبوت کا مسئلہ آپ پر ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں کھلا"

"۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے"

"۱۹۰۱ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں' اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۱۲۱)

"۱۹۰۱ء سے پہلے...... جو تعریف نبی کی آپ خیال فرماتے تھے ان کے مطابق آپ نبی نہ بنتے تھے۔"

"۱۹۰۱ء سے پہلے آپ اپنے آپ کو نبی کہنے سے پرہیز کرتے تھے"۔ (ص ۱۲۲)

۱۹۰۱ء میں مرزا صاحب پر نبوت کا مسئلہ کھلا' اور انہوں نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کرکے اپنی نبوت کا اعلان بڑے زور سے کیا۔ اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض وبائی ہیضہ مرزا صاحب کوچ کرگئے (حیات ناصر ص ۱۴) اس طرح ان کی یہ بات خود ان پر صادق آئی۔ (بین القوسین کے تشریحی الفاظ ناقل کی جانب سے ہیں)

"خدا کی ساری پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ مفتری (مرزا صاحب کی طرح) جلد ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس کو وہ عمر ہرگز نہیں ملتی جو صادق کو مل سکتی ہے۔ تمام صادقوں کا بادشاہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کو وحی پانے کے لئے تیئیس برس کی عمر ملی۔ یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔" (ضمیمہ اربعین ۳۔۴ صفحہ اول)

اور مرزا صاحب کا مندرجہ ذیل خصوصی انعام' جو انہیں خاص طور سے من جانب اللہ عطا ہوا ان کی امت کو بھی حصہ رسدی ملا :

"اور ہزاروں لعنتیں خدا کی اور فرشتوں کی اور خدا کے پاک بندوں کی اس شخص پر ہیں جو اس پاک پیمانہ میں کسی خبیث مفتری کو (مثلاً" مرزا صاحب کو) شریک کرتا ہے' اگر قرآن کریم میں آیت لو تقول بھی نازل نہ ہوتی اور اگر خدا کے تمام پاک نبیوں نے نہ فرمایا ہوتا کہ صادقوں کا پیمانہ عمروحی پانے کا کاذب کو نہیں ملتا تب بھی ایک سچے مسلمان کی وہ محبت جو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہئے کبھی اس کو اجازت نہ دیتی کہ وہ یہ بے باکی اور بے ادبی کا کلمہ منہ پر لاسکتا کہ یہ پیمانہ وحی نبوت یعنی تیئیس برس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ یہ کاذب کو (مثلاً" مرزا صاحب کو) بھی مل سکتا ہے۔" (ضمیمہ اربعین ص ۳۔۴ ص ۱۔۲)

اور مرزا صاحب کا یہ احتجاج بھی ان کی امت پر حرف بہ حرف راست آیا۔

"جس حالت میں قرآن شریف نے صاف لفظوں میں فرمادیا کہ اگر یہ نبی کاذب ہوتا تو یہ پیمانہ عمروحی پانے کا اس کو عطا نہ ہوتا (بلکہ مرزا غلام احمد کی طرح اعلان نبوت کے سات سال بعد وبائی ہیضہ سے مرجاتا ناقل) اور توریت نے بھی یہی گواہی دی اور انجیل نے بھی یہی تو پھر (مرزائیوں کا) کیسا اسلام اور کیسی مسلمانی ہے کہ ان تمام گواہیوں کو صرف میرے بغض کے لئے ایک ردی چیز کی طرح پھینک دیا گیا اور (مرزائیوں نے) خدا کے پاک قول کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔ میں سمجھ نہیں سکتا کہ یہ (مرزائیوں کی) کیسی ایمانداری ہے کہ ہر ایک ثبوت جو (مرزا صاحب کے مفتری ہونے پر) پیش کیا جاتا ہے' اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔" (ضمیمہ اربعین ۳'۴ ص ۲)

مرزا صاحب نے صادقوں کا جو پیمانہ وضع کیا تھا (یعنی ۲۳ برس) اس پر خود تو پورے نہیں اترے' اے کاش کہ ان کا یہ پیمانہ ہی صحیح ہوتا۔ لیکن مرزا صاحب کی کتابوں کے مطالعہ سے کھلتا ہے کہ ان کے دعویٰ نبوت کی طرح ان کا یہ مصنوعی پیمانہ بھی غلط اور سراسر خوش فہمی تھا۔ کیونکہ اگر ۲۳ برس کی مہلت پانا "صادقوں کا پیمانہ" ہے اور بقول مرزا صاحب کے جھوٹے کی یہی نشانی ہے کہ اسے اس قدر مہلت نہیں ملتی اس کے معنی یہ ہوئے کہ جن انبیاء کرام کو اس قدر مہلت نہیں ملی وہ مرزا صاحب کے نزدیک "صادقوں کے پیمانہ" پر پورے نہیں اترے' لہٰذا مفتری ثابت ہوئے۔ اس کے برعکس جن جھوٹے مدعیان وحی و الہام کو ۲۳ برس کی مہلت ملی وہ صادقوں کے پیمانہ پر پورے اترے۔ لہٰذا ان پر ایمان لانا فرض ہوا۔ انصاف فرمایئے کیا یہ معیار صحیح ہے؟

پھر لطیفہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک مصنوعی

پیمانہ ربڑ کی طرح بڑھ گھٹ بھی جاتا ہے۔ ذیل میں ان کی تصریحات ملاحظہ فرمایئے :

۱۔ غیر معین

"خدا کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے (کتنی مدت میں؟ اس کی کچھ خبر نہیں؟ ناقل)"۔ (اربعین ص ۴ ضمیمہ ۱۱)

۲۔ جلد ہلاک

"اور خدا تعالیٰ خود قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ میں مفتری کو مدد نہیں دیتا اور وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور اس کی جماعت متفرق کی جاتی ہے۔ (یہ کس آیت کا ترجمہ ہے؟ ناقل)۔" (شہادۃ القرآن ص ۷۵)

۳۔ فی الفور

"قرآن شریف میں ایسے شخص سے کس قدر بیزاری ظاہر کی ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے (مرزا صاحب کی طرح؟) یہاں تک کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افتراء کرتا تو میں فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا۔" (انجام آتھم ص ۴۹)

۴ دست بدست

"قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں (مرزا صاحب کی طرح) دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدائے قادر و غیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔" (انجام آتھم ص ۴۹)

۵۔ دس۔ گیارہ

"اب بفضل تعالیٰ گیارھواں برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں؟ (یقیناً "نشان کذب ہے" ناقل) اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے ٹھہر سکتا تھا؟۔" (نشان آسمانی ص ۳۵)

۶۔ بارہ برس

"اور پھر تعجب پر تعجب یہ کہ خدا تعالیٰ ایسے ظالم مفتری کو اتنی لمبی مہلت بھی دیدے جسے آج تک بارہ برس گذر چکے ہیں۔" (شہادۃ القرآن ص ۷۵)

۷۔ اٹھارہ یا پچیس برس

"جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے وہ جلد پکڑا جاتا ہے (مرزا غلام احمد کی طرح) اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالے سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعویٰ کرنے والا پچیس یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔" (ایام صلح ص ۱۳۶)

۸۔ بیس برس

"میرے دعویٰ الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی۔" (انجام آتھم ص ۴۹)

۹۔ تیئیس برس

"تیئیس برس کی عمر ملی یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔" (ضمیمہ اربعین ۳ تا ۴ ص ۱)

۱۰۔ پچیس برس

"کیا کسی کو یاد ہے کہ کاذب اور مفتری کو افتراؤں کے دن سے پچیس برس تک مہلت دی گئی؟۔" (سراج منیر ص ۲)

۱۱۔ تیس برس

"یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنے والا...... تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۲۰۶)

کیا مرزا صاحب کا یہی خدائی پیمانہ جو 'جلد' 'فی الفور' 'دست بدست' سے شروع ہوتا ہے 'اور دس' 'گیارہ' 'بارہ' 'چودہ' 'سولہ' 'اٹھارہ' 'بیس' 'تیئس' 'پچیس' برس کی وسعتوں کو پھاندتے ہوئے تیس برس تک پہنچ جاتا ہے۔ ان کے اس ملمع شدہ مصنوعی پیمانہ کو دیکھنے والا کیا یہی نہیں کہے گا کہ "یہ تو صریح اجتماع ضدین ہے اور کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔" (ازالہ اوہام ص ۲۳۹)

انصاف فرمایئے! اگر ۲۳ برس کی مہلت "صادقوں کا پیمانہ" تھا تو مرزا صاحب نے اس سے کم و بیش مدت کو معیار کے طور پر کیوں پیش کیا؟

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۷۴۵۸۰۳۰

امام کعبہ کا مکتوب گرامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
مكتب الرئيس

الرقم: ....
التاريخ: ....
المشفوعات: ....

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده ، وعلى آله وصحبه أجمعين ، أما بعد :

فمن جوار الكعبة المشرفة مركز الإسلام وقبلة المسلمين أحيي إخواني في العقيدة والإيمان المجتمعين في مؤتمر ختم النبوة بمدينة هونغ كونغ .

إخواني في الله : بتوفيق من الله عز وجل لقد شاركت مؤتمركم هذا في العام الماضي بالحضور شخصيًا . ولا أزال أتذكر مشاعركم الكريمة وحماسكم الديني وحبكم لعلماء الحرمين الشريفين زادكم الله حرصًا في أمر دينكم .

وأحببت أن أشاركم بقدر ما يسر الله لي فطلبت من الأخوين العزيزين الشيخ محمد خير حجازي والشيخ سعيد أحمد عناية الله أن يبلغاكم تحياتي ويقرآ عني عليكم كلماتي ، راجيًا من الله أن يتقبلها وأن ينفع بها بمنه وفضله .

أيها الإخوة : إن الإيمان بختام رسالة الله عز وجل ونبوته ببعثة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم من أصول ديننا الحنيف . وإن حماية عقائد الإسلام من زيغ الزائغين وتأويل المبطلين من أهم القربات وأسنى الواجبات الإيمانية ، فلا شك أن اجتماعكم ومؤتمركم ما هو إلا جهدٌ للمحافظة على عقيدة ختم النبوة وصيانتها من فكر أعداء الإسلام ، فإنه جهدٌ مشكورٌ وسعيٌ مقبولٌ إن شاء الله .

أيها الإخوة : إن مثل هذه المؤتمرات ما هي إلا مظهر من مظاهر الحب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وإخوانه من الأنبياء وعلامة حماسة ديننا ومقدساتنا كما تدل على الحمية الدينية والغيرة الإيمانية لإخواننا القائمين بشؤون هذه المؤتمرات لنشرح مفاهيم ديننا الحنيف وعقائد الإسلام وتعاليمه السمحة لأجيالنا القادمة ونحذرهم عن مكائد أعداء الإسلام ومخططاتهم ضد دينهم ، فلا يقبلوا تأويل المبطلين ولا تحريف الزائغين ، فإن النبوة قد ختمت وانتهت ، فلا نبوة إلا نبوة محمد صلى الله عليه وسلم وهو خاتم النبيين ، قال الله تعالى : ﴿ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ وقال النبي صلى الله عليه وسلم : « أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي » وبعد هذه النصوص الصريحة لقد خرج عن الملة كل من ادعى النبوة ، أو اتبعه ، أو شك في كفره ، ولهذا أجمع علماء الإسلام على كفر القاديانية ، ودجل متنبئها غلام أحمد القادياني .

وإني أحذر إخواني المسلمين في مشارق الأرض ومغاربها من كل فرد ضال أو طائفة مضلة عميلة لأعداء الإسلام ، كالقاديانية التي لم تهدف إلا الإساءة إلى الإسلام وتشتيت شمل المسلمين .

فالحذر أيها المسلمون كل الحذر . وعليكم أن تصونوا عقائدكم وتصلحوا أعمالكم في ضوء كتاب ربكم جل وعلا وسنة نبيكم صلى الله عليه وسلم .

أدعو الله عز وجل أن يخلص أعمالنا ويحسن نياتنا وأن يوفقنا بالتزام سنة نبينا وحبيبنا محمد صلى الله عليه وسلم .

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

كتبه

محمد بن عبد الله السبيل

إمام وخطيب المسجد الحرام

في ١٢/ ٨/ ١٤١٧هـ

ترجمہ امام کعبہ کا مکتوب گرامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' اور درود و سلام ہو آخری نبی محمدؐ پر اور ان کے آل اور صحابہ پر

امابعد :

مسلمانوں کے مرکز اور قبلہ ، ...

میں' ہانگ کانگ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں اپنے مومن اور ہم عقیدہ بھائیوں کو آداب و تسلیمات پیش کرتا ہوں۔

بھائیو! اللہ کے فضل سے گزشتہ سال میں آپ کے اس اجتماع میں بنفس نفیس شریک ہوا۔ مجھے ابھی تک آپ کی وہ دینی حمیت اور علماء حرمین کے لئے محبت یاد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ اور ترقی عطا فرمائے۔

میری خواہش ہے کہ اس مرتبہ بھی میں بقدر امکان آپ کے ساتھ شریک رہوں۔ میں نے برادران محترم شیخ محمد خیر حجازی اور شیخ سعید احمد عنایت اللہ سے گزارش کی کہ وہ آپ تک میرا پیغام اور جذبات پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے قبولیت سے نوازے اور اسے نافع بنائے۔

برادران محترم! حضور اکرمؐ کی ختم نبوت پر ایمان' ہمارے دین حنیف کے اصول میں سے ہے' اور عقائد اسلام کو ملحدین اور مبطلین کی تاویلات سے بچانا ایک اہم نیکی اور ایمانی ذمہ داری ہے۔ تو بے شک آپ کا یہ اجتماع عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور اسے دشمنان اسلام کے افکار سے بچانے کی کوشش ہے۔ یقیناً" یہ کوشش اللہ کے نزدیک مقبول ہوگی۔ انشاء اللہ

برادران محترم! اس قسم کے اجتماعات حضور اکرمؐ اور دیگر انبیاء کے ساتھ محبت کا اظہار اور اپنے دین کی محبت کی علامت ہوتے ہیں۔ اور یہ اجتماعات ہمارے ان بھائیوں کی دینی حمیت اور غیرت ایمانی کی دلیل ہیں جو ان کو منعقد کرتے ہیں تاکہ ہم اسلام کے عقائد تعلیمات کو اپنے آنے والی نسلوں پر آشکار کر سکیں اور انہیں دشمنان اسلام کی سازشوں اور منصوبوں سے بچاسکیں۔ پس اس سلسلے میں مبطلین کی کوئی تاویل یا تحریف قبول نہیں کی جاسکتی۔ نبوت ختم ہو چکی ہے' حضور اکرمؐ کی نبوت کے بعد کوئی نبوت نہیں' وہ آخری نبی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین

اور حضور اکرمؐ نے فرمایا :

"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"

ان واضح اور صریح نصوص کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے یا اس کی پیروی کرے یا اس کے کفر میں شک کرے تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔ اس لئے علماء کا اجماع ہے کہ قادیانی گروہ اور اس کا مدعی نبوت غلام احمد قادیانی کافر ہے۔

میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں کو' قادیانیوں اور ان جیسے ہر فرد و جماعت سے جو دشمنان اسلام کے لئے کام کرتے ہوں' خبردار کرتا ہوں کہ ان کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو نقصان پہنچانا ہے۔

اے امت مسلمہ! مکمل طور پر خبردار ہو' اور تم پر لازم ہے کہ اپنے عقائد کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح قرآن و سنت کی روشنی میں کرو۔

اللہ سے دعاگو ہوں کہ وہ ہمارے اعمال میں

باقی صفحہ ۲۳ پر

مولانا نذیر احمد تونسوی

پیغمبرِ رحمتؐ کا جانوروں سے حُسنِ سلوک

لفظ رحمۃ للعالمین ایسا لفظ ہے' جس کا استعمال مخلوق خدا میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوا ہے' کیونکہ رحمۃ للعالمین' وہی وجود مزکی ٹھہرے گا' جس نے مخلوق خدا عالم و عالم کی بہبود و سود' خیر و فلاح' عروج و ارتقاء کے لئے بلاشائبہ غرض اور بلاطمع اپنی مقدس زندگی کو صرف کیا ہو' جس نے بندوں کو خدا سے ملایا ہو' جس نے جلوہ الٰہی انسانوں کو دکھایا ہو' جس نے دل کو پاک' روح کو روشن' دماغ کو درست' طبع کو ہموار بنایا ہو' جس کی پاکیزہ تعلیم نے امن عامہ کو مستحکم اور مصلحت عامہ کو استوار کیا ہو' جو غریبی و امیری' جوانی و پیری' امن و جنگ' امید و ترنگ' گدائی و بادشاہی' مستی و پارسائی' رنج و راحت' حزن و مسرت کے ہر درجہ ہر پایہ اور ہر مقام پر مخلوق خدا کی رہبری کرتا ہو۔

جس نے فلک کی بلندی' زمین کی پستی' رات کی تاریکی' دن کی روشنی' سورج کی چمک' ذرہ کی پرواز' قطرہ کی طراوت میں عرفان ربانی کی سیر کرائی ہو۔ جس کی مقدس تعلیم نے درندوں کو چوپانی' بھیڑیوں کو گلہ بانی' رہزنوں کو جہاں بانی' غلاموں کو سلطانی' شاہوں کو اخوانی سکھائی ہو۔

جس نے خشک میدانوں میں علم و معرفت کے دریا بہائے ہوں' جس نے سنگلاخ زمینوں سے کتاب و حکمت کے چشمے چلائے ہوں۔ جس نے خود غرضوں کو محبت کا قوی ہمدرد بنایا ہو۔ جس نے دشمنوں کو اپنا جگر بند ٹھہرایا ہو۔ جو غریب کا محب' مسکین کا ساتھی' شاہوں کا تاج' آقاؤں کا آقا' غلاموں کا محسن' یتیموں کا سہارا' بے آسروں کا آسرا' دردمندوں کی دوا' چارہ گروں کا درد مند۔ مساوات کا حامی' اخوت کا بانی' جنت کا جوہری اخلاص کا مشتری۔ صدق کا منبع' صبر کا معدن' خاکساری کا نمونہ' رحمت ربانی کا پتلا' انسان اولین' رسول آخرین'' اگر رحمۃ للعالمین کے مقدس لقب سے ملقب نہ ہوگا تو پھر ان جملہ صفات کے جامع کا اور کیا نام ہوگا۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کامل و اکمل تھی۔ گویا آپ مجموعہ صفات تھے۔ آپ کے اخلاق عظیمہ و کریمہ کا شاہد خود قرآن پاک ہے۔ آپ کی صفات جلالی و جمالی ہمارے لئے مشعل راہ اور سرمایہ حیات ہیں۔ آپ کی تمام صفات زہد و قناعت' صبر و شکر' امانت و دیانت' تواضع و شجاعت' ایثار و عمل' جود و سخا' سیرت و صورت صداقت و شرافت' شرم و حیاء' رحم و کرم اظہر من الشمس ہیں تمام صفات میں سے صفت رحمت کو غلبہ حاصل ہے۔ اور آپؐ کے خزانہ رحمت میں دوست و دشمن کافر و مسلم' بچے بوڑھے مرد و عورت' آقا و غلام' انسان و حیوان ہر ایک مخلوق برابر کی حصہ دار نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے زبان مخلوق حیوانات پر آنحضرتؐ کی رحمت عامہ میں سے چند ایک واقعات ملاحظہ فرمائیں:

ایک دفعہ ایک صحابی حضرت ابو مسعودؓ انصاری اپنے غلام کو مار رہے تھے اتفاق سے آنحضرتؐ نے دیکھ لیا۔ اور آپ وہاں تشریف لے آئے رنجیدہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے! ابو مسعودؓ اس غلام پر تمہیں جتنا اختیار ہے اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے کہیں زیادہ اختیار ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ آپ کا یہ ارشاد مبارک سن کر تھرا گئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں اس غلام کو اللہ کی راہ میں آزاد کرتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تمہیں چھولیتی۔ اسی طرح احادیث کی کتب میں بے شمار ایسے واقعات درج ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ انسانوں کے علاوہ آپؐ حیوانات پر نہایت رحم فرماتے تھے۔ ان بے زبانوں پر جو ظلم و ستم مدت سے اہل عرب میں چلے آتے تھے آپ نے وہ تمام موقوف کرادیے۔ اونٹ کے گلے میں قلادہ لٹکانے کا دستور تھا آپ نے اس کو روک دیا۔ زندہ جانوروں کے بدن سے گوشت کا لوتھڑا کاٹ لیتے تھے اور اس کو پکا کر کھاتے تھے آپ نے اس بری رسم سے منع کردیا جانوروں کی دم وغیرہ کاٹنے سے منع فرمادیا۔ اسی طرح بلاضرورت جانوروں کی پیٹھ کو کرسی اور نشست گاہ بنانے سے منع فرمایا۔ جانوروں کو باہم لڑانے سے بھی منع کیا' اہل عرب میں ایک انتہائی بے رحمی اور سنگدلی یہ تھی کہ کسی جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ بازی اور تیراندازی کی مشق کرکے انتہائی سنگدلی کا مظاہرہ کیا جاتا۔ آپ نے سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرمادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب بھی کسی حیوان پر ظلم ہوتا آپؐ فوراً'' اس کو روکتے اور آئندہ ایسا کرنے کی ممانعت فرماتے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک صحابیؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے معصوم بچے تھے اور وہ بڑے بے قرار تھے اور چیں چیں کررہے تھے آپؐ نے ان سے پوچھا کہ یہ بچے کیسے ہیں تو اس صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جھاڑی کے قریب سے گزر رہا تھا تو میں نے ان بچوں کی آواز سنی اور میں ان کو نکال لایا۔ ان کی ماں نے جب دیکھا تو بے تاب و بے قرار ہو کر میرے سر پر چکر کاٹنے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا فوراً" جاؤ اور ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ جہاں سے تم انہیں نکال کر لائے تھے۔

○ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جارہے تھے ایک منزل پر لوگوں نے قیام کیا تو وہاں پر ایک پرندے نے انڈا دیا تھا۔ ایک شخص نے وہ انڈا اٹھالیا۔ تو پرندہ بے قرار ہو کر پر مارتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس کا انڈا اٹھا کر کس شخص نے اس کو اذیت دی ہے تو ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہؐ مجھ سے یہ حرکت سرزد ہوئی ہے۔ آپ نے حکم دیا اس کا انڈا وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اٹھایا ہے۔

○ ایک مرتبہ راستہ میں ایک اونٹ پر آپ کی نظر پڑی جس کا پیٹ اور پیٹھ شدت بھوک سے ایک ہو چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان بے زبانوں کے متعلق اللہ سے ڈرو۔

○ ایک دفعہ آپ ایک انصاری صحابیؓ کے باغ میں تشریف لے گئے ایک اونٹ چلا رہا تھا۔ آپؐ کو دیکھ کر وہ بلبلانے لگا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ چنانچہ رحمت کائناتؐ نے قریب جاکر اس کے سر اور کنپٹی پر ہاتھ پھیرا تو وہ اونٹ فوراً چپ ہوگیا۔ آپؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا یہ اونٹ کس کا ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام بتلایا وہ بلوائے گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم ان جانوروں پر جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارا محکوم بنایا ہے رحم کیا کرو۔ اس اونٹ نے مجھ سے یہ شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کو تکلیف دیتے ہو۔

○ ایک دفعہ ایک گدھے پر آپؐ کی نگاہ پڑی جس کا چہرہ داغا گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا جس شخص نے اس کا چہرہ داغا ہے اس پر خدا کی لعنت ہے۔

○ صحیح بخاری و مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ آپؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ہر وہ حساس جانور جس کو بھوک اور پیاس کی تکلیف ہوتی ہو اس کے کھلانے پلانے میں ثواب ہے۔

آج ہمارے ہاں جانوروں پر جو ظلم و ستم کیا جاتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جانوروں کو سدھا کر ان سے کھیتی باڑی' یا بار برداری اور نقل حمل میں مدد لی جاتی ہے اکثر ان کی ہمت و برداشت سے زیادہ کام لیا جاتا ہے۔ شدید گرمی میں بھی ان کے کام میں تخفیف نہیں کی جاتی۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ بیل گاڑی یا گدھا گاڑی پر ضرورت سے زیادہ سامان لدا ہوتا ہے۔ موسم کی شدت اور بوجھ کی وجہ سے جانور پسینے میں شرابور زبان باہر لٹکائے جارہا ہے۔ مالک کو ذرا ترس نہیں آتا کیا ان بے زبانوں کی آہیں اور بددعائیں کام نہیں کرتیں؟ بیسوں ایسی مثالیں دی جاسکتی ہیں کہ انسان نے چند سکوں کی خاطر ان جانوروں پر ظلم کی انتہا کردی۔ کہیں نکیل ڈال کر ان کو نچایا جارہا ہے' کہیں اپنی تفریح کے لئے ان کو قید کیا جاتا ہے' نہ ان کی بھوک و پیاس کا احساس ہے اور نہ دیگر ضروریات کا۔ اسی لئے تو ہمارے پیغمبر رحمتؐ نے ارشاد فرمایا کہ "ان بے زبانوں کے متعلق اللہ سے ڈرو" جس نبی کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ وہ حیوانات پر کوئی زیادتی' یا ان کی حق تلفی ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے' تو وہ اشرف المخلوقات انسان پر ظلم و ستم اور اس پر کسی زیادتی اور ناانصافی کو کیسے برداشت کرسکتے ہیں؟ چنانچہ آپؐ نے اپنی مقدس تعلیمات کے ذریعہ ان پر ہونے والی ہر زیادتی کو ناجائز قرار دیا۔ آپؐ نے اس دنیا میں بے سہارا' کمزور' مظلوم انسانوں پر ہونے والے ظلم کو اپنی مقدس تعلیم کی طاقت سے ختم کیا۔ آج بھی اگر انسان آپؐ کی تعلیمات کی روشنی میں زندگیاں گزارنے کا فیصلہ کرلیں تو معاشرے کی بہت ساری بیماریوں کا علاج ہو جائے گا۔ اللہ تمام مسلمانوں کو اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ : اسلام اور پاکستان

نہایت قابل احترام القاب سے سرفراز کیا اور شوہر و بیوی کے درمیان مقدس رشتہ قائم کیا ہے۔ تو اسلام نے عورت کو جو عزت کا مقام بخشا ہے کسی مذہب اور تہذیب میں اس کی ہوا بھی نہیں لگی ہے۔ مگر جدید تہذیب نے "آزادی نسواں" کا پرفریب نعرہ ایجاد کرکے اس صنف نازک کو گھر کی سلطنت سے باہر نکال کرکے گلی کوچوں میں رسوا کیا اور زندگی کی پرخار وادیوں میں اسے مردوں کے دوش بدوش چلنے پر مجبور کیا اور پردہ جو عورت کا فطری حق ہے اس سے یہ حق چھین کر ستر سے باہر لاکر اس پر بدترین ظلم کیا۔ بے دین قومیں اگر عورت کی پردہ دری کے جرم کا ارتکاب کریں تو جائے تعجب نہیں۔ مگر مسلمان کا اپنی بہو بیٹی کو پردے سے باہر لانا مردہ ضمیری کا قبیح ترین مظاہرہ ہے۔ ظاہر بات ہے کہ پاکستان کی نصف آبادی عورتوں کی ہے اور مردہ ضمیر لوگوں نے اس نصف آبادی کو ڈرا دیا ہے کہ اگر اسلامی حکومت آگئی تو عورتوں کو گھر کے اندر قید میں ڈالیں گے۔ نئی تہذیب کی دلدادہ عورتیں نفاذ اسلام کے لئے آڑ بنی ہوئی ہیں۔

میرے ناقص خیال میں یہ وہ اسباب ہیں جو قیام پاکستان سے اب تک نفاذ شریعت کی راہ میں مانع رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کن اقدامات کرنے سے قوی امید ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہوجائے گا اس کا ایک اجمالی جواب ہے وہ یہ کہ الاشیاء تعرف باضدادھا اور دوسرا تفصیلی جواب جس کے لئے الگ مفصل مضمون چاہئے یہاں اس کی گنجائش نہیں۔

بقیہ : مکتوب گرامی

اخلاص پیدا کرے اور ہماری نیتوں کو نیک بنائے اور ہمیں سنت محمدیؐ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد بن عبداللہ السبیل امام و خطیب المسجد الحرام

عبدالحق تمنا..... گلشن اقبال کراچی

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ جب اپنے کسی بندے کو نبوت اور رسالت کے مرتبے پر فائز کرتا ہے تو وحی کے ذریعے اس پر اپنے احکامات نازل کرتا ہے جو بندوں کی ہدایت کے لئے ہوتے ہیں۔ یوں تو جس قوم کی ہدایت کے لئے یہ احکامات ہوتے ہیں اسی قوم کی زبان میں وحی بھی نازل ہوتی ہے پھر بھی نبی کا یہ فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف زبان سے وہ احکامات بندوں تک پہنچائے بلکہ ان پر عمل کرکے بھی دکھائے تاکہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ رہ جائے نبی سے اپنے احکامات پر عمل کرانے کے مواقع اللہ خود فراہم کرتے ہیں۔ اس کو مختلف آزمائشوں سے گزارتے ہیں اور مختلف مسائل سے دو چار کرتے ہیں۔ ان آزمائشوں کے جواب میں نبی کا جو رد عمل ہوتا ہے وہ اس کی امت کی رہنمائی کرتا ہے اور مسائل کا حل جو وہ تجویز کرتا ہے وہ امت کی ہدایت کے لئے نمونہ بن جاتا ہے اس لئے ہر امت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نبی کے ہر اس قول اور فعل سے واقفیت رکھتا ہو جو اس کی ہدایت کے لئے ضروری ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر امت کو اپنے نبی کے حالات زندگی کا علم ہونا چاہئے۔

اللہ نے مختلف زمانوں میں اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے مختلف علاقوں اور قوموں میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام بھیجے۔ گو ان تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن ان میں بہت بڑی اکثریت ایسے انبیاء کرام کی ہے جن کے حالات زندگی تو درکنار ہم ان کے نام تک نہیں جانتے۔ ان میں سے صرف چند ایسے ہیں جن کی قرآن مجید نے تصدیق کی ہے اور جن پر نازل ہونے والی کتابیں بھی ہم تک پہنچی ہیں لیکن وہ بھی تحریف شدہ ہیں۔ ان کے حالات زندگی بھی ہم تک پہنچے ہیں لیکن بہت مختصر۔ ان کے ہر ہر قول و عمل کی تفصیل ہم تک نہیں پہنچی۔

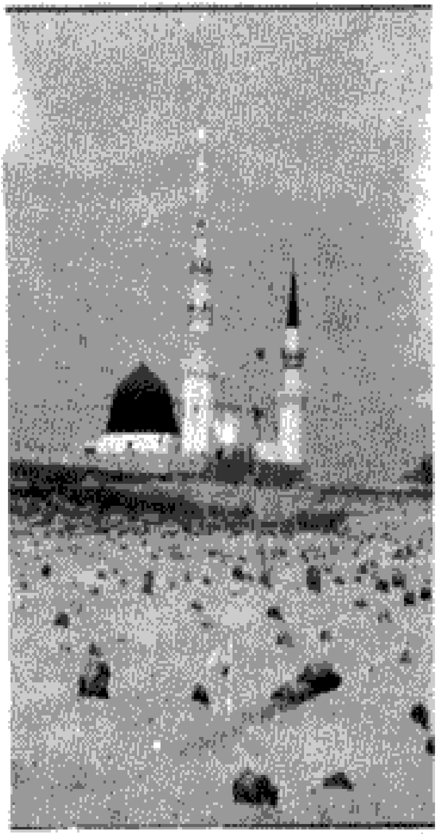

غور کیجئے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں پڑھنے لکھنے کا رواج بہت کم تھا' عام لوگ جن باتوں کو اہم سمجھتے تھے حفظ کرلیتے تھے۔ چند پڑھے لکھے لوگ رزمیہ شاعری' قصائد اور مراثی سے دلچسپی رکھتے تھے۔ اپنے خاندان' آباؤ اجداد و قبیلے کی شجاعت اور شان و شوکت مبالغے کے ساتھ بیان کرنے کا عام رواج تھا۔ ہر قبیلے میں بہادر لوگ تھے اور ہر قبیلے کے سردار بھی ہوتے تھے جن کی شان میں قصائد کہے جاتے تھے لیکن ایک بھی مثال ایسی نہیں ملی کہ کسی فرد واحد کی معمولی معمولی باتوں سے لے کر بہت اہم باتوں تک کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہو یا حفظ کرلیا گیا ہو۔ مثلاً" یہ بات کسی کے بارے میں کبھی نہ لکھی گئی کہ وہ کس طرح چبا کر کھانا کھاتا تھا یا پانی کس طرح پیتا تھا۔ لیکن یہ شرف صرف محمد مصطفی ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ کی کتاب زندگی کا ہر باب اور ہر باب کا ایک ایک ورق اور ہر ورق کا ایک ایک لفظ جو امت کی ہدایت کے لئے ضروری تھا احاطہ تحریر میں لے آیا گیا یا حافظہ میں محفوظ کرلیا گیا یا دوسروں تک پہنچادیا گیا کہ وہ لکھ لیں یا حفظ کرلیں۔ یہ سعادت حضور کے صحابہ کرامؓ کو نصیب ہوئی کہ انہوں نے حضور کی حیات طیبہ کا کوئی گوشہ' کوئی زاویہ' کوئی عمل اور کوئی قول ایسا نہیں چھوڑا جو امت کی ہدایت کے لئے ضروری ہو اور جس کو انہوں نے لکھ نہ لیا ہو یا حفظ نہ کرلیا ہو۔

اور تو اور حضور اکرم ﷺ کے جسم اطہر' قدو قامت' شکل و صورت' دست و بازو' چشم و ابرو' فرق و گیسو' دندان مبارک' ریش مبارک' چلنے پھرنے کا انداز' کھڑے ہونے کا طریقہ' بیٹھنے کا انداز' مسکرانے کی ادا غرضیکہ ہر بات کی اتنی تفصیل ہم تک پہنچادی کہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کرنے والا بندہ چاہے تو چشم تصور سے حضور کی زیارت کرسکتا ہے۔

یہی حال ان کے قول و عمل کے بارے میں بھی ہے:

اللہ نے اپنی سنت کے مطابق حضور ﷺ کو بھی اپنے احکامات پر عمل کرنے کے مواقع فراہم کئے' ان کو آزمائشوں سے گزارا۔ انہیں مسائل سے دوچار کیا اور دوسروں کے مسائل حل کرنے کا فرض بھی ان

باقی صفحہ ۵ پر

طلبا افغانستان ہوشیار باش!

طالبان کی قیادت کو انتہائی احتیاط سے قدم اٹھانا چاہئے اور مکمل شعور سے کام لینا چاہئے تاکہ پہلے کی طرح اللہ نہ کرے پھر کوئی حادثہ نہ دیکھنا پڑے

مولانا محمد اکرم طوفانی........لندن

مرسلہ : احمد عثمان ایڈووکیٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بارہویں عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس حسب سابق امسال بھی ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء بروز اتوار کو سینٹرل مسجد برمنگھم میں منعقد ہو رہی ہے اور الحمدللہ ہر سال مسلمانوں کی حاضری پہلے کی نسبت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس کانفرنس میں یو کے (U.K) کے مسلمانوں کو دعوت دینے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سے ہر سال اپنا ایک نمائندہ وفد روانہ کرتی ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے بندہ بھی اس خدمت کے لئے یو کے آنے والے وفد میں آرہا ہے۔

امسال کچھ دفتری امور کے پیش نظر سابقہ معمول سے جلد یہاں (یو کے) آیا۔ دفتری امور سے فراغت کے بعد ۲۶ مئی ۱۹۹۷ء کو لندن سے (یو کے) کے دورہ پر روانہ ہوا۔ الحمدللہ اس سال کا یہ پہلا دورہ کامیاب رہا۔ چھبیس روزہ دورہ کے دوران اسکاٹ لینڈ' لیڈلینڈ' ویلز' لنکا شائر' پارک شائر کے اہم مقامات پر دو درجن سے زائد چھوٹے بڑے اجتماعات سے خطاب کا موقع ملا۔ جس میں مسلمانوں کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور انکار ختم نبوت کے فتنہ سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ اجتماعی اور انفرادی ملاقاتوں میں برطانیہ کے مسلمانوں کے مسائل اور خیالات کو دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ یہاں کے رہنے والے مسلمانوں کے مسائل اور نسل نو کے متعلق ہماری منصوبہ بندی اس پر انشاء اللہ آئندہ مفصل عرض کروں گا۔ برطانیہ کے مسلمانوں کے دلوں میں عظمت اسلام اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے' اس کا ایک عملی مظاہرہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں ہوتا ہے۔

اس وقت میں اپنے مندرجہ بالا عنوان پر کچھ روشنی ڈالتا ہوں' پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک کے علماء اور عوام جو جہاد افغانستان میں خصوصی دلچسپی رکھتی ہیں اور جہاد اسلام سے اپنی وابستگی کا اظہار کر رہے ہیں اور وہ جو طالبان کے لئے دن رات کام کرکے عالم اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔ ان سب کی معلومات کے لئے اور طالبان کے لئے گزارش کرتا ہوں کہ پورے یورپ کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں۔ برطانیہ میں موجود مسلمانوں میں زبردست اضطراب اور بے چینی کی فضاء کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ وہ اضطراب اور بے چینی کہ خدا نہ کرے کہ کہیں یہ ساری محنت اور کامیابی پہلے کی طرح ریورس گیر کا شکار نہ ہو جائے۔

اس دورے کے دوران بہت سے علماء اور دوسرے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات سے رابطہ ہوا خصوصاً" اولڈہم میں مولانا شمس الرحمٰن' قاری محمد ادریس صاحب' رادھرم کے مولانا مفتی محمد اسلام صاحب' شیفیلڈ میں حضرت مولانا عبیدالرحمٰن صاحب' بریڈ فورڈ کے مولانا قعداد صاحب' برمنگھم کے مولانا سلیم اللہ صاحب' قاری عزیز الرحمٰن صاحب' جناب محمد معصوم خان صاحب' جناب محمد سجاول خان صاحب' پرسٹن میں مولانا محمد شعیب صاحب' جناب بھائی فاروق صاحب' کارڈیف میں قاری غلام نبی صاحب' سویڈن کے قاری عبدالرشید صاحب لندن کے انجینئر سید احمد شاہ افغانی اس طرح بہت سی جگہوں کے مخلص عوام خصوصاً" علماء جہاد افغانستان پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس طرح اور بہت سے حضرات بھی اپنی دعاؤں اور دیگر عملی اقدامات اور ذرائع سے حتی المقدور کوششوں میں سرگرداں ہیں۔ یہ تو ایک مثبت پہلو ہے' تاہم اس کے علاوہ پورے یورپ اور برطانیہ میں خصوصاً" وہ لوگ جو جہاد افغانستان کو سیاسی نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ عقلی اور نقلی دلائل کے اعتبار سے کچھ خدشات کا اظہار کرتے ہیں جو تمام مسلمانوں کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ وہ خدشات ہیں جو میں یہاں دلائل کے ساتھ پیش کرتا ہوں تاکہ ارباب حل و عقد اس پر بھی توجہ فرمائیں۔ خصوصاً" افغانستان میں موجود ذمہ دار حضرات اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں تاکہ مسلمانوں کے خدشات بڑھنے نہ پائیں۔ خدشات رکھنے والے حضرات کچھ یوں استدلال کرتے ہیں۔

تین سال قبل گروپ کے طور پر ابھرنے والے طالبان کا اب تسلط مکمل ہونے کے قریب ہے' برہان الدین اور رشید دوستم کی خودسری اور گلبدین حکمت یار کی طاقت بھی ان دینی و دنیاوی تعلیم پانے والے طالبان کے سامنے

سرنگوں ہو چکی ہیں۔ طالبان کی یہ کامیابی حیرت انگیز اور انتہائی پراسرار ہے۔ افغانستان کی اس نئی تحریک پر شکوک و شبہات کے سائے اور اسرار کے پردے شروع دن سے پڑے ہوئے ہیں پاکستان نے طالبان کی حکومت تسلیم کرنے میں پہل کی اور پھر سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی حکومتیں بھی طالبان کی حکومت تسلیم کرچکی ہیں۔ اب جبکہ افغانستان پر طالبان کا مکمل قبضہ ایک حقیقت بننے کے بالکل قریب ہے تو کچھ بنیادی سوال سامنے آتے ہیں جس کی وجہ سے برطانیہ کے مسلمانوں پر اضطراب کے بادل نظر آتے ہیں جن کے جوابات تلاش کرنے اور قبل از وقت سوچ بچار کرنا ضروری ہے تاکہ ریورس گیر سے بچا جاسکے۔ جس کی نظیر سابقہ جہاد کے بعد موجودہ حالات ہیں جو کہ حالات نے مسلط کردیے ہیں:

○ دینی تعلیم حاصل کردہ طلباء اچانک اتنی بڑی قوت کیسے بن گئے؟ کیا ان کو عسکری امداد حاصل ہے؟ یا پس پردہ کچھ اور بھی ہے؟

○ پاکستانی حکومت جو اپنے ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کی باتیں کرنے والوں کے درپے ہوتی ہے۔ تو طالبان کی پشت پناہی چہ معنی دارد و جبکہ طالبان تو ایک حقیقی قسم کا نظام اسلام نافذ کررہے ہیں جس کا مظاہرہ ان کے کچھ عملی اقدامات سے ہوتا ہے۔

○ طالبان کا عروج بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں ہوا اور اس حکومت کو تو بالکل ہی اسلامی نظام سے کوئی واسطہ نہ تھا' وہ امریکی اشارے پر طالبان کی پشت پناہی شروع کی گئی' وہ حکومت جس نے معاشی' معاشرتی' سیاسی اور ثقافتی میدان میں امریکہ کی سرپرستی قبول کی ہے طالبان کی سپورٹ امریکہ کی پیشگی اجازت کے بغیر کرسکتی ہے؟؟؟

افغانستان میں طالبان کی پیش قدمی پر مغرب خصوصاً" امریکہ کا رد عمل ویسا نہیں جیسا کہ کسی دوسرے اسلامی ملک میں کسی اسلامی تحریک کے ابھرنے پر ہوتا ہے۔ امریکہ اور یورپی ممالک میں طالبان کی پیش قدمی پر وہ تشویش دکھائی نہیں دیتی۔ کوئی عملی اقدامات نہیں ہوئے اور وہ واویلا نظر نہیں آتا جو ترکی میں رفاہ پارٹی کی پیش قدمی پر ہے۔

طالبان اپنی جگہ پر مخلص ہوسکتے ہیں۔ دین شریعت اور نظام اسلامی کا سلسلہ میں ان کی نیت پر شبہ نہیں کیا جاسکتا لیکن عین ممکن ہے وہ اپنی سادہ لوحی میں کچھ مخالف قوتوں کے آلہ کار بن رہے ہوں یا آئندہ بن جائیں۔ ان سے اسلامی نظام کے نفاذ کے نام پر غیر حکیمانہ اقدامات کروائے جائیں۔ انھیں ایران اور اس طرح دوسرے پڑوسی ممالک سے لڑایا جاسکتا ہے۔ افغانستان میں غیر حکیمانہ اسلامی نظام قائم کراکر اسے ناکام بنا دیا جائے اس طرح اسلام کو بدنام کرنے کی سازش ہو تاکہ مسلم دنیا اسلام سے بدظن ہو جائے اور پھر کوئی اسلامی ملک آئندہ اسلامی نظام کا نام بھی نہ لے سکے۔

لہٰذا طالبان کی قیادت کو انتہائی احتیاط سے قدم اٹھانا چاہئے اور مکمل شعور سے کام لینا چاہئے تاکہ پہلے کی طرح اللہ نہ کرے پھر کوئی حادثہ نہ دیکھنا پڑے۔ اس سلسلہ میں بہترین امر یہ ہے کہ طالبان افغانستان کی دیگر اسلامی تنظیموں کے ساتھ مفاہمت کا ہاتھ بڑھائیں۔ مخاصمت ختم کرنے کی کوششیں تیز کردی جائیں۔ اس پروپگنڈے کو غلط ثابت کر دیا جائے کہ "اسلام تو ایک جنگجو مذہب ہے"۔ یہ تعصب ہر صورت ختم کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ طالبان کو صحیح سوچ و فکر سے قدم بڑھانے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

بقیہ : خاتم الانبیاءؐ

کے سپرد کیا۔ ان آزمائشوں کے رد عمل اور مسائل کے حل کو امت کی ہدایت کا سرچشمہ بنادیا گیا۔ حضورﷺ کو یتیم کیا گیا' ماں سے بچپن میں جدا کیا گیا پھر اسیر بھی کردیا گیا۔ نبوت کا اعلان کیا تو طرح طرح کی سختیاں برداشت کرنا پڑیں۔ غرضیکہ حضورﷺ کی آزمائشوں کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ پھر اللہ کی مصلحت دیکھئے کہ بخارا اور ترکستان کے (اور دوسری جگہوں کے) ایسے ذہین' دیانت دار اور قوی الحافظہ افراد کو تحقیق حدیث کی تدوین کے لئے مقرر کیا جنھوں نے اپنی زندگیاں اسی کام میں گزاردیں اور حضور کے تمام ضروری ارشادات و اقوال و اعمال کو احاطہ تحریر میں لے آئے اس کے بعد اللہ نے ائمہ اربعہ اور ان کے بلند مقام اور خلفاء و تلامذہ اور مجتہدین کی شکل میں ایسے افراد پیدا کئے اور ان کو توفیق دی کہ وہ فقہ کی تدوین کا کام سرانجام دیں جن کی مثال دنیا کی قانون سازی اور مسائل حیات کے حل کرنے کی کوششوں میں نہیں ملتی۔

سوال یہ ہے کہ حضورﷺ کے متعلق بندوں کو اتنی تفصیلی معلومات فراہم کرنے میں اللہ کی کیا مصلحت تھی۔ غور کیجئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اللہ حضورﷺ کے بعد کسی اور نبی کو بھیجنا نہیں چاہتا تھا اس لئے ایک طرف اس نے قرآن کریم میں دین مکمل ہوجانے کی خوشخبری دے دی اور دوسری طرف حضورﷺ سے وہ تمام مسائل حل کروادیے جو رہتی دنیا تک کسی فرد یا معاشرے کو پیش آسکتے ہیں اور ان کو باقاعدہ ریکارڈ کروادیا تاکہ کسی دوسرے نبی کی ضرورت ہی نہ رہے اور جب بھی امت کے لوگ صحیح راستے سے ہٹ جائیں تو حضورﷺ کے خاص خدام یعنی علماء کرام ان کو قرآن اور احادیث دکھا کر صحیح راستے پر لے آئیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو حضورﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلام اور پاکستان

مولانا سخی داد بلوچستان

برصغیر پر صدیوں سے مسلمانوں کا اقتدار رہا آخر شامت اعمال کے نتیجہ میں برطانوی استعمار نے مسلمانوں کی عزت و عظمت اور دولت و حکومت خاک میں ملادی۔ غلامی کی رسوا کن ٹھوکریں کھانے کے بعد آنکھ کھلی تو اپنے گناہوں پر دربار الٰہی میں گریہ و زاری کرتے رہے اور دولت رفتہ کے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے تدبیریں سوچتے رہے اور کوشش کرتے اور قربانیاں دیتے رہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان قربانیوں کے عوض میں چھینی ہوئی سلطنت کا کچھ حصہ دوبارہ بطور امتحان عطا فرمایا اسی حصہ کا نام پاکستان ہے۔

پاکستان کا مقصد:

ظاہر ہے کہ پاکستان حاصل کرنے کا مقصد حکومت الٰہی کا قیام اور قانون شریعت کا نفاذ تھا تاکہ مسلمان اس پاک زمین پر ایمانی فضاء میں رہ کر پاکیزہ معاشرہ کو تشکیل دے دیں۔ اس لئے تحریک پاکستان کے دوران یہ نعرہ بچہ بچہ کی زبان پر جاری تھا پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس عظیم مقصد کے لئے جان' مال اور عزت کی عظیم قربانیاں دی گئیں جن کی فہرست بہت لمبی ہے یہ سب کچھ اس لئے برداشت کیا کہ جب مسلمانوں کے لئے ایک الگ زمین مخصوص ہوجائے تو وہاں احکام الٰہیہ کا اجراء اور شعائر اسلامیہ کا تحفظ ہوگا

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ:

لیکن نہایت صدمے کی بات ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اس میں نہایت سرعت کے ساتھ اسلام کے نام پر غیر اسلامی معاشرہ پھیل گیا اور اس میں شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلامی تہذیب کو دفنا دیا گیا اور غیر اسلامی قوانین بنائے گئے اور ملکی خزانہ کی بھاری رقم اسلام کی تحریف پر لٹائی گئی۔ اور آزادی فکر و رائے کے بہانے سے تمام عیسائی مشنریوں اور تمام زنادقہ و ملاحدہ کو دل کھول کر اسلام پر اعتراضات کرنے کا موقع دیا گیا اور دیا جارہا ہے اور اس وقت تک بھی جتنے حکمران آئے ہیں ہر ایک نے اسلامی نظام کے نافذ کرنے سے اعراض کر کے غیر اسلام نظام کو رائج رکھنے کو ترجیح دی۔ اس لئے پاکستان پر نصف صدی گزرنے کے باوجود پاکستان کا مقصد اساسی پورا نہ ہوسکا۔

پاکستان کا مقصد اساسی اب تک پورا نہ ہونے کے اسباب:

ہر کام کے لئے کچھ اسباب ہوا کرتے ہیں یہ اسباب ظاہری بھی ہوتے ہیں باطنی بھی' خارجی بھی ہوتے ہیں اندرونی بھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پاکستان جو خالص اسلام کے نام پر آزاد ہوا تھا اور اس کے باشندے بھی مسلمان ہیں اور اکثر اسلامی نظام کی خواہش بھی کرتے ہیں پھر آخر کیا سبب ہے کہ اسلام نافذ نہیں ہوتا؟؟ یہاں انہیں اسباب کا مختصر تذکرہ ہوگا اور صرف ظاہری' داخلی اسباب پر اکتفا کیا جائے گا۔

بے دین حکمرانوں کا تسلط:

پاکستان میں اسلام سے دوری کا سب سے پہلا سبب صحیح قیادت کا فقدان ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس کا ترجمہ یوں ہے' اسلامی مملکت کا سربراہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے۔ تو سلطان ظل الٰہی تب بنے گا جب اس میں یہ صفات موجود ہوں حق تعالیٰ سے تعلق ہو' علوم اسلامیہ سے بہرہ ور ہو' پاکیزہ اخلاق کا حامل ہو' زہد و عبادت کا عامل ہو' ناداروں کے لئے تمام ضروریات زندگی کا انتظام کرنے والا ہو' مظلوم پر رحم کر کے ظالم سے انتقام دلواتا ہو' جس طرح وہ جسمانی امراض کے علاج کے لئے مستشفیات قائم کرتا ہے ایسے ہی روحانی بیماریوں کے ازالہ کے لئے علوم دینیہ کے مدارس قائم کرنے والا ہو اور اپنے آپ کو نسل انسانی کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھتا ہو اس لئے شہری دفاع کے لئے پولیس' اور دفاع ملکی کے لئے' فوج کا صحیح انتظام کرتا ہو اور حمل و نقل اور درآمد و برآمد کے لئے صحیح تدابیر سوچتا ہو الغرض تمام رعایا کے لئے صحیح معنوں میں ماویٰ و ملجا ہو مگر صد افسوس کہ پاکستان کے حل و عقد پر ایسے بے دین حکام آئے ہیں کہ اقتدار کی ہوس اور مال کے حرص اور آقاؤں کو خوش کرنے کے سوا اور کوئی چیز ان کو آتی ہی نہ تھی۔ رعایا کا غم' دین کا شوق' آخرت کی فکر جانتے ہی نہیں۔ تو ایسے حکمرانوں نے اسلام کے عادلانہ نظام کی بجائے کافرانہ نظام کو دوام دیا۔

جمہوریت:

مغربی طرز حکومت یعنی جمہوریت' جس میں اسمبلی کے ارکان رائے عامہ کے اکثریت سے منتخب ہوتے ہیں اور ان نشستوں کے حصول کے لئے مسابقت کی دوڑ ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ ایک ایک کا نسب نامہ تلاش کر کے کردہ وناکردہ گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالا جاتا ہے اور طعن و تشنیع کا بازار گرم ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ان کارروائیوں سے نفرت' عداوت' بغض' حسد تفریق وانتشار پیدا ہوتے ہیں تو ایسی گندی فضاء میں نفاذ اسلام کا تصور ہی ختم ہوجاتا ہے کیونکہ اس عظیم مقصد

ملک عزیز پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا لیکن افسوس کہ پچاس سال گزرنے کے باوجود اسلام کا عملی نفاذ نہ کیا گیا۔ کن وجوہات کی بنا پر اسلام کو نافذ نہ کیا گیا آیئے ایک فکر انگیز جائزہ ملاحظہ کرتے (مرتب)

کے حصول کے لئے محبت' الفت' اتفاق' و اتحاد شرط اول ہے۔ اور پھر جو ارکان اسمبلی کی نشستوں پر قابض ہوتے ہیں ان کی اکثریت خود غرض' پیٹ پرست اور بے دین لوگوں کی ہوتی ہے جو اسلام کے خلاف ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ تو جب تک جمہوریت کو ختم کرکے اس کی جگہ شورائیت کو نہ لایا جائے نفاذ شریعت ناممکن ہے۔

مرزائیت:

حکومت برطانیہ کو اس بات کا خوب تجربہ ہوا کہ "مسلمان" خواہ ایمانی و عملی انحطاط کے آخری نقطہ تک پہنچ چکا ہو پھر بھی جب ناموس مصطفیٰ اور شعائر اسلام کا سوال سامنے آتا ہے تو اس کے دل میں ایمان کی چھپی ہوئی چنگاری پر جذبہ جہاد کا پنکھا جھلتا ہے تو وہ ایک خطرناک آتش فشاں کی صورت اختیار کرلیتی ہے اس لئے انہیں ایسی تحریک درکار تھی کہ جس کے ذریعہ مسلمانوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کے آستانہ سے ہٹاکر ایک ایسے نئے نبی سے وابستہ کردیں جس کی تمام وفاداریاں انگریزی طاغوت کے لئے وقف ہوں اور وہ نیا نبی حکم جہاد اور دیگر ایسے احکامات شرعیہ جو برطانیہ کے نزدیک نقصاندہ ہوں منسوخ کردے چنانچہ اس مقصد کے لئے ہندوستان کے صوبہ پنجاب' ضلع گورداسپور قصبہ قادیان کے مرزا غلام احمد کو منتخب کیا۔ مرزا علیہ لعنت نے مرتبہ نبوت تک پہنچنے کے لئے بڑی احتیاط سے تدریجی رفتار اختیار کی سب سے پہلے گمنامی سے "مناظر اسلام" کی حیثیت سے قوم کے سامنے آیا۔ جب اس سے اس کی شہرت ہوئی تو وہ اپنے دعاوی میں علی الترتیب محدث ملہم من اللہ' امام الزمان' مجدد' مہدی موعود' مثیل مسیح' مسیح موعود' ظلی نبی کے مدارج طے کرتے ہوئے تشریعی نبوت کے بام بلند پر پہنچ گیا اور اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کا مصداق بتایا (نعوذباللہ منہا) اس کے بعد برطانوی حکومت کو ظل اللہ فی الارض قرار دیا اور اس کی اطاعت کو فرض بتلایا۔ اور کافروں کے ساتھ جہاد کا حکم منسوخ کیا خصوصاً" انگریزوں کے ساتھ جہاد کو حرام قرار دیا۔ اس کے علاوہ شریعت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کے جن اجزاء کو چاہا منسوخ کرڈالا تو انگریزوں نے برصغیر میں ایک ایسا خاردار پودا کاشت کرنا چاہا جس کے کانٹوں میں امت مسلمہ کے اتحاد کا دامن الجھ کر تار تار ہوجائے تو وہ اس مقصد میں بڑی حد تک کامیاب ہوگئے۔ یہاں تک کہ پاکستان کی آزادی کے لئے ظفر اللہ قادیانی کو شرط قرار دیا چنانچہ ابتداء ہی میں وہ وزیر خارجہ بنے۔ نیز دیگر کلیدی اسامیوں پر مرزائی فائز رہے اور وہ اسلام اور پاکستان کے خلاف متواتر سازشیں کرتے رہے جن سے امت مسلمہ کو جانی و مالی نقصانات پہنچنے کے علاوہ ایک زبردست نقصان یہ ہوا کہ اب تک پاکستان شرعی نظام کے نفاذ سے محروم ہے کیونکہ مرزائیوں کا اصلی مقصد مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنا تھا اور پھر ہر دور کی حکومت مرزائیت نوازی کرتی رہی۔

زندیقیت:

وہ آدمی جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتا ہو مگر درحقیقت اسلام کا دشمن ہو اور وہ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے اسلام کے نام سے کفر کا پرچار کرتا ہو اور منکرات و محرمات کو جائز و حلال ثابت کرنے کے لئے تفسیر بالرائے کی غلط تاویلات کرکے تحریف معنوی کا ارتکاب کرتا ہو۔ اصطلاح شرع میں ایسے آدمی کو زندیق اور ملحد کہتے ہیں شریعت میں ایسے افراد کی سزا قتل ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں' کیونکہ اس کا ارتداد باطنی چیز ہے جس کا احساس نہیں کیا جاسکتا۔ مگر پاکستان میں زندقہ کی سرپرستی حکومتی سطح پر ہوتی چلی آرہی ہے مثلاً" ڈاکٹر فضل الرحمان جو ایک بدترین زندیق تھا جن کے چند باطل نظریات یہ ہیں۔

○ قرآن کے احکام ابدی نہیں' بلکہ ان کی علل وغایات ابدی ہیں۔
○ سنت صرف رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کا نام نہیں بلکہ ہر زمانے کا رسم و رواج کا نام سنت ہے
○ حدود و قصاص کا مقصد جرائم کا انسداد ہے لٰہذا ہر زمانہ میں اس وقت کی مناسبت سے سزا مقرر کرنا چاہیے
○ زکوٰۃ مالی عبادت نہیں بلکہ ٹیکس ہے' اس لئے اس کی شرح میں اضافہ ہونا چاہیے
○ بینک کا سود اور بیئر شراب حلال ہیں وغیرہ وغیرہ

تو بجائے یہ کہ اس کا سر برسر بازار کاٹ دیا جاتا تاکہ آئندہ کسی اور کو ایسی جرات نہ ہوتی مگر اس وقت کی حکومت اس کی سرپرستی کرتی رہی بلکہ اس کو ادارہ تحقیقات اسلامی کا سربراہ (ڈائریکٹر) مقرر کیا تھا اور ماہنامہ "فکر و نظر" جو سرکاری پیسوں سے شائع ہوتا تھا اس میں ان کی کفریات شاندار انداز سے چھپتی رہیں۔ اسی طرح پاکستان کی ہر حکومت وقت نے ہر زندیق کی حمایت کی ہے' خواہ پرویزی ہو یا نیچری' چکڑالوی ہو یا مشرقی۔

انگریزی تعلیم:

مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ موجودہ انگریزی تعلیم کا یہ لازمی اثر ہے کہ وضع قطع اسلامی نہیں رہتی' عقائد متزلزل ہوجاتے ہیں' مغربیت کی عظمت اور محبت اس کی نظروں میں ایسی سما جاتی ہے کہ اسلام اور خلافت راشدہ اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آنے لگتی ہے حتیٰ کہ

اسلام اور مسلمان سے اس کی دلی ہمدردی نہیں رہتی۔ اسلامی تمدن کو حقارت اور نفرت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ احکام شرعیہ کی کوئی وقعت اس کے دل میں نہیں رہتی۔ مسجد کی بجائے سینما اور قرآن کی تلاوت کی بجائے ناول اس کا محبوب بن جاتا ہے حتیٰ کہ رفتہ رفتہ مزاج ہی مغربی ہوجاتا ہے' کیونکہ دنیا کا اتفاق ہے کہ بچپن میں جس ماحول میں بچہ رہتا ہے وہ اس کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے اس وقت جو خیالات' عادات' اخلاق ذہن نشین ہوجاتے ہیں ان کا نکالنا مشکل ہے اس مسلم قاعدہ کی بناء پر دشمنان اسلام نے اپنے زیر تسلط ملکوں میں انگریزی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے تاکہ مسلمان بچے انگریزی تہذیب کے ایسے دلدادہ ہوجائیں کہ وہ ظاہرو باطن دونوں میں انگریز بن جائیں جیسے کہ لارڈ میکالے نے پیشگوئی کی تھی کہ مسلمان کا بچہ جب انگریزی نصاب تعلیم سے فارغ ہوجائے گا تو وہ حقیقی معنوں میں انگریز بنے گا اگر کامل انگریز نہ بنا تو مسلمان بھی نہ ہوگا۔ عدواللہ کی یہ پیشگوئی صحیح ثابت ہوئی۔ صد افسوس کہ پاکستان بننے کے بعد ابھی تک بدخواہان اسلام کی طرز تعلیم برقرار ہے نتیجہ یہ نکلا کہ ان تعلیم گاہوں کے پرورش یافتہ مسلمان بچے نفاذ شریعت کی راہ میں رکاوٹ بنے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کا غلط استعمال:

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کا غلط استعمال ایک بڑا فتنہ ہے' چونکہ اخبارات' جرائد' ریڈیو' ٹیلیویژن نائٹ کلبوں' اور رقص و سرود کی محفلوں سے بے حیائی' عریانی' فحاشی' بے غیرتی جلدی پھیل جاتی ہیں اور معاشرہ سرعت کے ساتھ تباہ ہوجاتا ہے اس لئے باطل قوتیں ایڑی چوٹی کا زور لگارہی ہیں کہ ان ذرائع میں زیادہ سے زیادہ ڈرامے' گانے باجے' ننگی تصویریں' حیاء سوز ناول' ایمان سوز فلمیں شائع ہوجائیں چنانچہ ایسا ہی ہورہا ہے جس سے چار سو گمراہی' بے ایمانی بدمعاشی پھیل رہی ہے اور دکھ کی بات یہ ہے کہ حکومت اسلامی پاکستان ان ذرائع کو بے لگام چھوڑ کر ان کی گمراہ کن کارروائیوں کی حوصلہ افزائی کررہی ہے اور معصیت یہ ہے کہ موجودہ دور میں ان ذرائع ابلاغ کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے اس لئے ان کے فاسد ہونے سے امت کا عام طبقہ فاسد ہوجاتا ہے اگر ان کی اصلاح ہوجاتی تو معاشرے کی اصلاح کے لئے موثر راستہ کھل جاتا لیکن کیا کہا جائے جب ان کی اصلاح کے لئے کوئی تحریک اٹھتی ہے تو حکومت اسے کچل دیتی ہے اور یوں باطل قوتوں کی ایجنٹی کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ بہرحال اسلام سے دوری میں ان ذرائع کا بڑا حصہ ہے۔

اختلافات و گروہ بندی:

آپس کے اختلاف میں دو نقصان ہیں ایک دین کا ایک دنیا کا' دین کے نقصان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وایاکم وفساد ذات البین فانها هی الحالقة (آپس کے فساد سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دین کا صفایا کردیتا ہے) اور دنیا کا نقصان یہ ہے کہ اجتماعی قوت ختم ہوجاتی ہے۔ جو دشمن پر غلبہ پانے کے لئے اہم رکن ہے' اس لئے کفار نے ہمیشہ سے مسلمانوں کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنے کی تحریک چلائی ہے۔ خصوصاً" برطانیہ کے متعلق یہ فقرہ مشہور ہے "لڑاؤ اور حکومت کرو" تو کفار کی یہ تحریک بڑی حد تک کامیاب ہوئی۔ صرف پاکستان کو لے لیجئے کہ مسلمانوں کے اندر کتنے مکاتب فکر ہیں' ہر مکتب میں کتنی جماعتیں ہیں ہر جماعت میں کتنے گروپ ہیں اور یہ اختلافات اکثر فروعی و جزوی مسائل میں ہوتے ہیں اور کبھی اس سے بھی کم درجے کی چیز پر یعنی ذاتیات اور انانیت' پھر یہ اختلافات حدود سے تجاوز کرکے الزامات' بہتان تراشی اور جنگ و جدل تک نوبت پہنچتی ہے جس سے امت مسلمہ کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے اور بنیادی مقصد فوت ہوجاتا ہے اور باطل قوتیں خوش ہوکر اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتی ہیں۔ چونکہ امت مسلمہ کی قیادت درحقیقت علماء کرام کے ہاتھ میں ہے جب علماء کے اندر اختلافات آجائے تو عوام تبعاً" ان پر تقسیم ہوجاتے ہیں اور خودبخود جماعتیں بن جاتی ہیں اگر علماء کے درمیان اتحاد ہو تو گروہ بندی نہیں آسکتی۔ چونکہ اتفاق اور افتراق کا اصل مبداء علماء ہیں اس لئے دشمن علماء پر کوشش کرتے ہیں کہ ان کے درمیان کسی نہ کسی طریقہ سے اختلاف پیدا کریں تو علماء کے لئے ضروری ہے کہ فروعی اختلافات کو محدود کرکے اصلی مقصد کے حصول کے لئے متحد ہوجائیں۔ اور فروعی اختلافات کا اگر ٹھنڈے دل سے جائزہ لیا جائے تو الاہم فالاہم کے قاعدہ کے مطابق اس کا تصفیہ ہوسکتا ہے۔ مگر خارجی عناصر جن کا مفاد علماء کرام کے جدال و نزاع میں ہے' یہ فضا کیسے ہونے دیں گے۔ حالانکہ تحریک پاکستان کے دوران جب سارے اختلافات ایک طرف رکھ دیئے اور سب نے بیک وقت ایک مقصد کے لئے کوشش کی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ مگر پاکستان بننے کے بعد جب مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا تو اس کی یہ سزا ملی کہ اس وقت کے بچے اب بوڑھے ہوگئے ہیں مگر نظام شریعت نافذ نہ ہوسکا۔

آزادی نسواں:

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دو صنف بنائے ہیں مرد' عورت اور دونوں کے لئے ان کی مزاج کے مطابق عادلانہ احکام وضع فرمائے ہیں چونکہ عورت صنف نازک ہے اس لئے اس کو گھر کی ملکہ بناکر گھر کا سارا انتظام اس کے سپرد کرکے مرد کو نظم خانہ کی فکر سے یکسو کردیا۔ اور باہر کی تمام ضروریات کا بار مرد پر ڈال کر عورت کو فکر معاش سے آزاد کردیا۔ نیز عورت کو ماں' بیٹی' بہن کے

باقی صفحہ ۲۰ پر

بابو شفقت قریشی سہام

سیرت طیبہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم

امام الانبیاء' آقاء نامدار' نبی آخر الزمان' سرور کائنات' فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پوری انسانیت کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بلاشبہ خالق کائنات نے انسانوں کو تخلیق کرکے ان پر اپنی نعمتوں اور احسانوں کی بارش فرمادی ہے لیکن ان سب پر اپنے حبیبؐ کی بعثت کو پوری انسانیت پر احسان ربانی فرماکر فوقیت دیتے ہوئے اپنے احسان عظیم کا ذکر یوں فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ "تحقیق اللہ نے اپنا رسول بھیج کر مومنوں پر بڑا احسان فرمایا ہے"

ساتھ ہی حضور اکرمؐ کی بعثت کو ایک نعمت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ :

ترجمہ "اللہ کی اس نعمت کا آپس میں ذکر کرو"

وہ نعمت عظمیٰ جس کا ذکر خالق ارض و سماء نے خود فرمایا ہے حضرت آمنہؓ کی گود میں حضور اکرمؐ کی صورت میں ظاہر ہوئی جس نے کفرو ظلمتوں کے اندھیروں کو نور اور روشنی میں بدل دیا۔ آپؐ کی ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول کو اس وقت ہوئی جب آپؐ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ کو فوت ہوئے چند ماہ گزر چکے تھے۔ ابتداء میں آپؐ کی کفالت کی سعادت آپؐ کے دادا عبدالمطلب کو اور ان کی وفات کے بعد آپؐ کے چچا ابوطالب کو نصیب ہوئی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ بھی آپؐ کی پرورش کی سعادت حاصل کرنے سے بہرہ ور ہوئیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اصحاب فیل کے واقعہ کو چند ماہ گزر چکے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تقریباً" پونے چھ سو سال گزر چکے تھے۔ نبی اکرمؐ کی ولادت کا دن تاریخ انسانی کا سب سے عظیم دن اس لئے کہلاتا ہے کہ اس دن وہ آفتاب ہدایت طلوع ہوا جس کی تجلیات سے تمام تاریکیاں سیماب پا ہوگئیں اور ظلمات کے بادل چھٹ گئے۔ دنیائے انسانیت پر چھائی ہوئی تاریک رات پر ہادی برحق رحمت مجسم کی آمد سے ایک صبح جان فزا طلوع ہوئی۔ ظہور قدسی سے پہلے لوگ بھوک' قحط' افلاس اور تنگ دستی کا شکار تھے' خشک سالی سے جانور بھی مررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے باران رحمت کا نزول فرمایا جس سے خشک سالی کا خاتمہ ہوا۔ قحط سالی دور ہوگئی اور ہر طرف خوشحالی کا دور دورہ ہوگیا۔ آگے چل کر ظہور قدسی کی برکات روئے زمین پر خوشحالی' فارغ البالی' امن و عافیت' حریت و آزادی' اخوت و مساوات' عدل و انصاف اور محبت و راحت کی شکل میں نمودار ہوئیں۔

اس دور میں قریش کی معاشرت فاسقانہ تھی شراب' جوا' بدکاری' سود خوری' عورت کی تذلیل' بیٹوں کو زندہ چھوڑ دینا' بیٹیوں کو زندہ دفن کردینا' انسانوں کو غلام بنانا' قتل و غارت گری' اور ہر برے کام کو فخر سمجھ کر کرنا' ان کی زندگی کا ایک حصہ بن چکا تھا۔ اخلاقی' مذہبی' سیاسی اور سماجی حالات حد سے زیادہ ابتر تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر' ایک دوسرے کو قتل کردینا ان کا معمول بن چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو چھوڑ کر دن رات بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ اور ان کا ہر فعل مشرکانہ تھا۔ صرف بیت اللہ شریف کے اندر ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ جن کی دن رات پرستش کی جاتی تھی قرآن کریم نے اس وقت کے اہل کلمہ کی حالت کو ضلال مبین کہہ کر پوری حالت کو ایک ہی لفظ میں سمو دیا ہے۔ نبی اکرمؐ کی بعثت اور تبلیغ کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہی جاہل ترین قوم آگے چل کر پوری دنیا کی رہبرو رہنما بن گئی اور اس کا شمار دنیا کی تہذیب یافتہ اقوام میں ہونے لگا۔

انسانیت کی اس قابل رحم حالت پر احسان عظیم فرماکر ان کی اصلاح و تربیت کے لئے نبی پاکؐ کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ کی بعثت کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کرتے ہوئے دعا فرمائی تھی ہر نبی کی بعثت بامقصد تھی' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا مقصد ان الفاظ میں خود فرمایا :

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ پاکیزہ اخلاق کو مکمل بناکر پیش کروں" یہ بھی فرمایا کہ "مجھے دنیا میں معلم بناکر مبعوث فرمایا گیا ہے"۔

اصلاح ایک مسلسل اور ضروری عمل کا نام ہے آپؐ نے اپنی زندگی کے پورے ۲۳ سال لوگوں کی ذہنی اصلاح پر صرف فرمائے اور زندگی کا کوئی پہلو بھی تشنہ نہ چھوڑا۔ تبلیغ دین کے اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے آپؐ کو بہت تکلیفیں اٹھانا پڑیں اور مشکل اور کٹھن راستوں سے گزرنا پڑا لیکن آپؐ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تبلیغی مشن کو جاری رکھا۔ سب سے پہلے آپؐ نے تبلیغ دین کے کام کی ابتداء اپنے خاندان اور قبیلہ سے کی۔ انہوں نے پہلے آپؐ کو صادق اور امین کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے باوجود آپؐ کے راستوں میں

باقی صفحہ ۲۶ پر

ہفت روزہ ختم نبوت مطالعاتی جائزہ

قسط نمبر۳

بازگشت

مولانا محمد اشرف کھوکھر

شمارہ نمبر۱ جلد نمبر۳

۱۔ قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا (مولانا منظور احمد الحسینی)

۲۔ مقبوضہ فلسطین کے مسلمانوں کا پاکستان کے مسلمانوں کے نام تار' مرزا طاہر کا بی بی سی کو انٹرویو (مولانا منظور احمد الحسینی)

۳۔ ربوہ پوسٹ آفس اور قادیانیوں کی ملی بھگت (مولانا منظور احمد الحسینی)

۴۔ فلم قصص القرآن (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۵۔ مرزائی اور عیسائی مشنری (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۶۔ محاسبہ اعمال (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۷۔ قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۸۔ پاکستان کو بدنام کرنے کی قادیانی مہم (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۹۔ مسلمان ملازمین کے حقوق پر ڈاکہ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۰۔ سرخ سامراج اور قادیانی گٹھ جوڑ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۱۔ قومی یادگار یا قومی المیہ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۲۔ مغرب پرست خواتین کا افسوس ناک رویہ (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۱۳۔ راشی قادیانی افسر کے خلاف کارروائی کی جائے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۴۔ سراسر ظلم ہے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۵۔ پھر وہی اشتعال انگیزی (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۶۔ فتح اور کامیابی کا معیار (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۱۷۔ مسلم دشمنی کی حد ہوگئی (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۸۔ حالیہ فسادات کا پس منظر (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۱۹۔ قادیانی واویلا (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۲۰۔ اصغر خان کا نظریہ پاکستان سے انحراف (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۲۱۔ نفاذ اسلام کی تساہل تباہی کا موجب ہوگا (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۲۲۔ خواتین کی تصاویر اور جنرل ضیاء (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۲۳۔ قادیانی درندگی...... انتظامیہ کی سرد مہری (مولانا سعید احمد جلال پوری)

۲۴۔ قادیانی فریب (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۲۵۔ قادیانیوں کا احتساب چند تجاویز (مولانا سعید احمد جلال پوری)

جلد نمبر۳ شمارہ نمبر۲۶

قادیانی مسئلہ سے تغافل نہ برتا جائے (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۲۷۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۲۸۔ ریفرنڈم (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۲۹۔ اچھا قدم (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۳۰۔ قادیانی کلمہ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

شمارہ نمبر۳۱۔ انبیاء علیہم السلام کا کام و پیغام

شمارہ نمبر۳۲۔ انتخابات اور ہماری ذمہ داری (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۳۳۔ ابلیسی مہروں کی تلبیس (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۳۴۔ زرتشت منیر احمد کی معطلی (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۳۵۔ کیا یہ ممکن نہیں (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۳۶۔ مرزا طاہر سے ایک سوال (مولانا سعید احمد جلالپوری)

شمارہ نمبر۳۷۔ آہ! مولانا محمد شریف جالندھریؒ (مولانا منظور احمد الحسینی)

شمارہ نمبر۳۸۔ عہد کیجئے (جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

شمارہ نمبر۳۹۔ بروز خدا...... مرزا...... بے ننگ بہادر (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

شمارہ نمبر۴۰۔ حکومت مدارس دینیہ کے معاملے میں مداخلت نہ کرے (جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

شمارہ نمبر۴۱۔ نئی حکومت کے لئے چیلنج (عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

شمارہ نمبر۴۲۔ قادیانی اسلام آباد (عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

شمارہ نمبر۴۳۔ انتظامیہ کا کارروائی سے گریز کیوں؟ (عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

شمارہ نمبر۴۴۔ مرزائیوں کے فرضی مظلومیت کا راز

باقی آئندہ

اخبارِ ختم نبوّت

الحمدللہ سندھ جاگ اٹھا ختم نبوت کانفرنسوں و کنونشنوں کی رپورٹ

ابوذر کے قلم سے

ختم نبوت کانفرنس حیدر آباد :

۱۰ جون بعد از مغرب وحدت کالونی حیدر آباد کی جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالمتین مرحوم کے جانشین حضرت مولانا جمیل الرحمٰن نے میزبانی کا فرض ادا کیا۔ فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے مغرب کے بعد عشاء تک خطاب فرمایا۔ جامع مسجد وحدت کالونی میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا افتتاح فرمایا اور پھر دفتر ختم نبوت حیدر آباد لطیف آباد میں آپ کے اعزاز میں منعقد عشائیہ کے پروگرام میں شرکت فرما کر کراچی تشریف لے گئے۔ آپ کے صاحبزادگان مولانا محمد طیب حافظ محمد یحییٰ اور آپ کے خادم عبدالرحمٰن آپ کے ساتھ تھے۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کراچی سے تشریف لائے تھے۔ عشائیہ کے بعد آپ کے بیان سے کانفرنس کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جمعیت علماء اسلام کے مقامی صدر مولانا تاج محمد' ضلعی ناظم اعلیٰ حاجی عبدالمالک' جامع مفتاح العلوم کے علماء کرام حضرت مولانا جمیل الرحمٰن اور ضلعی مبلغ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی کے ہمراہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور محنت کی۔ حضرت مولانا نذر عثمانی کا اخبارات سے مسلسل رابطہ رہا۔ خوبصورت قد آدم اشتہارات شائع کئے گئے تھے جو ہفت روزہ شہادت حیدر آباد نے عطیہ کیے تھے۔

حضرت مولانا ارشد مدنی' مولانا حفیظ الرحمٰن نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا اللہ وسایا' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا عبدالغفور حقانی اور ڈاکٹر علامہ خالد محمود سومرو نے خطاب کیا۔ رات گئے تک کانفرنس جاری رہی۔ حاضری بھرپور تھی اور عوام کا جوش وجذبہ قابل دید تھا۔

ختم نبوت کنونشن نواب شاہ :

۱۱ جون بروز بدھ جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں ضلع بھر کے علماء کرام کا ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ حضرت مولانا دوست محمد' حضرت مولانا ارشد مدنی' حضرت مولانا محمد اسجد مدنی نے میزبانی کا فرض ادا کیا۔ ان حضرات کی بھرپور محنت سے شہر وضلع کے علماء کرام' آئمہ وخطباء کی عدیم المثال حاضری تھی۔ جامع مسجد کا حال ودر آمدہ بھرے ہوئے تھے۔ مولانا احمد خان چانڈیو نے ضلعی صدر جمعیت علماء اسلام سکرنڈ سے مولانا عبدالکریم بروہی ضلعی ناظم اعلیٰ جمعیت کچھری اور دیگر کئی مقامات سے علماء کرام نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد ارشد مدنی نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا راشد مدنی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' نے قبل از ظہر کے اجلاس سے خطاب کیا۔ جناب علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے ظہر کے بعد مجاہدانہ ایمان پرور جہاد آفریں خطاب کیا۔ قرارداد بھی پاس کی گئیں جن میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی اور ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور طالبان کی افغانستان میں اخلاقی و مالی مدد کے لئے بھرپور عزم کا اظہار کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس نوشہرو فیروز :

۱۱ جون بعد از عشاء جامعہ انورالعلوم کنڈیارو کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ضلع بھر سے عوام و خواص نے وفود و قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد حسن لنگاہ' صوبائی ناظم مولانا عبدالرحمٰن' ڈنگراج ضلعی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا محمد ادریس سومرو ضلعی صدر مولانا عبدالعلیم گھانگھرو نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اعلیٰ پیانہ کا اہتمام کیا تھا۔ سکھر کے پروفیسر مولانا عطاء اللہ صاحب نے قادیانیت کی اسلام دشمنی و انگریز نوازی پر قادیانی کتب کے حوالہ سے تاریخی خطاب کیا۔ جمعیت علماء اسلام سندھ کے نامور رہنما بلبل سندھ حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ نے بطور خاص کانفرنس میں شرکت کی۔ مولانا اللہ وسایا خطیب اسلام' حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کے ایمان افروز بیانات ہوئے آخری خطاب مجاہد اسلام حضرت ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کا ہوا۔ تین بجے رات کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کنونشن خیرپور میرس :

جامعہ حمادیہ فی العلوم الاسلامیہ خیرپور

میرس میں ۱۳ جون صبح دس بجے ضلع خیرپور میرس کے علماء کرام کا کنونشن منعقد ہوا۔ حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی سیکریٹری نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ خیرپور سے کنونشن میں تشریف لائے' جمعیت علماء اسلام سندھ کے ناظم حضرت مولانا میر محمد میرک' حضرت مولانا غلام حسین خطیب اسلام' مولانا صدر الدین' مولانا محمد رمضان پھلپھوٹو نے کنونشن کے لئے مثالی اہتمام کیا ہوا۔ وفد میں شریک تمام علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ کروندی' بانڈی ٹھیری سے علماء کرام کے وفود شریک ہوئے۔ کمبٹ سے شیخ عبدالسمیع صاحب کی قیادت میں علماء کرام اور جماعتی رفقاء کی ایک جماعت نے شرکت کی۔ اجلاس ظہر تک جاری رہا۔

تعزیت و عیادت :

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم مالیات جناب مولانا محمد رفیق کے انتقال کی خبر سن کر وفد خیرپور سے سکھر آگیا۔ جہاں پر مرحوم کے صاحبزادگان سے اظہار تعزیت کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم کے سکھر میں میزبان اور خادم خاص اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے امیر الحاج آغا سید محمد صاحب کی کمر پر معمولی پھوڑے کا آپریشن ہوا تھا۔ وہ ہسپتال میں داخل تھے ان کی عیادت کے لئے وفد ہسپتال گیا۔ جمعیت علماء اسلام سندھ کے رہنما مولانا میر محمد میرک صاحب بھی خیرپور سے سکھر تک وفد کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ تشریف لائے تھے۔ آپ نے جماعتی امور پر محترم ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو سے مشاورت بھی کی۔

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل :

۱۲ جون بعد از عشاء مین چوک پنوں عاقل میں ختم نبوت کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے امیر مولانا محمد فاروق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جناب رئیس احمد جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام پنوں عاقل نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ مولانا محمد راشد مدنی کے بیان سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی' مولانا اللہ وسایا اور مجلس علماء اہل سنت کے رہنما مولانا عبدالغفور حقانی کے بیانات ہوئے حضرت ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کا اختتامی بیان ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔ آپ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

خطبات جمعۃ المبارک :

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب پنوں عاقل کی کانفرنس میں شرکت کے بعد خطبہ جمعہ اور ختم نبوت کانفرنس لاڑکانہ کے انتظامات کے لئے لاڑکانہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے ۱۳ جون کا خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔ جامع مسجد قاسم العلوم گھوٹکی میں جمعہ سے قبل مولانا جمال اللہ الحسینی اور جمعہ کے بعد خطیب اسلام مولانا عبدالغفور حقانی نے بیان فرمایا۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے جامع مسجد مرکزی پنوں عاقل میں اور مولانا محمد راشد مدنی نے مین چوک کی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جامع مسجد مرکزی بندر روڈ سکھر' جامع مسجد اللہ والی بندر روڈ سکھر کے اجتماعات سے مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا بشیر احمد نے بھی سکھر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس کندھ کوٹ :

۱۳ جون بعد نماز عشاء کندھ کوٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد راشد مدنی' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا احمد میاں حمادی اور حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کنونشن ضلع جیکب آباد :

۱۴ جون بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے مسجد اقصیٰ کوئٹہ روڈ جیکب آباد میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ مولانا فیض محمد ڈول' ڈاکٹر عبدالغنی انصاری' ضلعی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام حافظ میر محمد بنگلانی اور دوسرے علماء کرام کی شبانہ روز کاوش سے ضلع بھر کے علماء کرام نے قافلوں کی شکل میں کنونشن میں شرکت کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی سندھ کے مبلغ مولانا محمد راشد مدنی' مولانا جمال اللہ الحسینی' حضرت مولانا احمد میاں حمادی' مولانا اللہ وسایا' اور مولانا عبدالغفور حقانی نے خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا فیض محمد صاحب مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام کی دعا پر کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر پریس کلب میں مجلس کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا' مولانا احمد میاں حمادی نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس کا اہتمام جمعیت علماء اسلام کے صوبائی قائد علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی ہدایت پر جمعیت کے ضلعی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالغنی انصاری نے کیا تھا۔

ضلع شکارپور کے علماء کا خصوصی اجتماع :

مدرسہ دارالقرآن شکارپور میں ۱۴ جون بعد نماز عصر ضلع بھر کے علماء کرام کا خصوصی اجتماع منعقد ہوا۔ اس میں اسکول' کالجز کے اساتذہ' پروفیسرز اور طلباء نے بھی شرکت کی۔ ملک کے نامور قاری القرآن حضرت مولانا قاری محمد علی مدنی کی ایمان پرور تلاوت سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ مولانا جمال اللہ الحسینی کے تعارفی کلمات کے بعد عالمی مجلس کے رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے عہد نبویؐ سے لے کر دور حاضر تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے والی عظیم شخصیات کی جستہ جستہ تاریخ بیان کی۔ آپ کا خطاب مغرب کی نماز سے چند

منٹ پہلے تک جاری رہا۔ جمیعت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا غلام قادر پنوار کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس شکارپور :

۱۴ جون بعد نماز عشاء لکھی گیٹ مین روڈ پر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عظیم الشان تاریخی اور مثالی بلاشبہ ہزارہا کا اجتماع تھا۔ حضرت مولانا غلام قادر، حضرت قاری محمد علی مدنی ان کے فرزند ارجمند حافظ مجیب الرحمٰن، حاجی نثار محمد میمن اور دوسرے علماء کرام اور جمیعت علماء اسلام کے رہنماؤں کی جدوجہد سے تاریخ ساز اجتماع ہوا۔ مخدوم القراء حضرت قاری محمد علی مدنی کی تلاوت سے شکارپور کے درودیوار جھوم اٹھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم اعلیٰ اور جامعہ اشرفیہ سکھر کے ناظم حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی جمیعت علماء اسلام کے مرکزی رہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب مہتمم جامعہ حمادیہ منزل گاہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مرکزی رہنما مجلس تحفظ ختم نبوت نے کانفرنس میں خصوصی طور پر شرکت فرمائی اور خطاب کیا مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا احمد میاں حمادی کے بعد سندھ کے بے تاج بادشاہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کا تاریخی اور مثالی خطاب ہوا۔

آپ کی للکار سے قادیانی و قادیانی نواز لابیوں کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہوگیا۔ آپ کی مجاہدانہ گونج سے قادیانیت لرزہ براندام ہوگئی۔ آخری خطاب ملک عزیز کے نامور خوش بیان مقرر حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کا ہوا۔ رات ۳ بجے تک کانفرنس جاری رہی جماعت اسلامی اور شیعہ حضرات نے بھی اسی روز اپنے اجتماعات رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ختم نبوت کانفرنس کے احترام میں اپنے پروگرام مختصر کردیئے کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ اور انشاء اللہ اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ باہر سے آنے والے تمام مہمانوں کے خوردونوش کا حضرت قاری محمد علی صاحب مدنی نے اہتمام کیا تھا۔

ختم نبوت کنونشن دادو :

۱۵ جون بروز اتوار دن کے ۱۰ بجے مدرسہ دارالفیض دادو کے دارالحدیث میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن کی صدارت حضرت مولانا منظور احمد سومرو ضلعی امیر جمیعت علماء اسلام نے فرمائی کنونشن سے مقامی علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا احمد میاں حمادی، مولانا اللہ وسایا، علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے خطاب کیا۔ صدارتی خطبہ شیخ الحدیث حضرت مولانا منظور احمد نے ارشاد فرمایا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد علی صدیقی نے انجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس لاڑکانہ :

۱۵ جون بعد نماز عشاء جناح باغ لاڑکانہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ استاذ العلماء مولانا علی محمد حقانی نے صدارت فرمائی۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے بھائی مولانا اقبال احمد سومرو مدرس جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن و الحدیث حاجی عبدالحمید جروار انجمن محمدی لاڑکانہ کے صدر اور جمیعت علماء اسلام کے دوسرے رہنماؤں نے کانفرنس لاڑکانہ کے شان و شایان اہتمام کیا مقامی و ضلعی علماء کرام کے علاوہ سندھ کے نامور خطیب، خوش الحان مقرر عالم باعمل حضرت مولانا عبدالرزاق میکھو، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا عبدالغفور حقانی اور سب سے آخر میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کا بیان ہوا۔ کانفرنس رات کے ۳ بجے تک جاری رہی۔ مقررین نے ممتاز بھٹو کے عبوری دور حکومت میں بدترین قادیانیت نوازی کی پرزور مذمت کی۔ ملک میں قادیانی جج کے تقرر پر حکومت سے سخت احتجاج کیا گیا اور یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ لاڑکانہ کی تاریخ میں ختم نبوت کے عنوان پر اپنی نوعیت کی یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔

وفد کی پیر شریف حاضری :

۱۶ جون فجر کی نماز کے بعد حضرت مولانا احمد میاں حمادی کی قیادت میں ڈاکٹر علامہ خالد محمود سومرو مولانا اللہ وسایا، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا راشد مدنی، مولانا محمد علی صدیقی نے صوبہ سندھ کے معروف بزرگ رہنما، روحانی شخصیت شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سرپرست جمیعت علماء اسلام پاکستان کی خدمت میں خانقاہ بیر شریف میں حاضری دی۔ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا اللہ وسایا نے صوبہ سندھ کے دورہ کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم نے ختم نبوت کے سلسلہ میں ان اجتماعات کی کامیابی پر بھرپور خوشی کا اظہار فرمایا اور ڈھیروں دعاؤں سے جمیعت علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت اور وفد کے ارکان کو نوازا۔

ایک ضروری پیغام :

ملاقات کے دوران مولانا اللہ وسایا کے حوالہ سے ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو نے حضرت اقدس سے عرض کیا کہ بعض لوگ اپنی تقریروں میں یہ کہہ رہے ہیں کہ قادیانی ایک وجہ سے کافر ہیں اور فلاں فرقہ ۱۴۔ ۱۲ وجوہات کی بناء پر کافر ہے۔ ہمارے خیال میں ان غیر ذمہ دار مقررین کے بیانات سے "قادیانیت کے کفر کی تخفیف ہوتی ہے جو شرعاً" ناجائز اور قابل مذمت ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں ان کے کفر کو کسی کے ساتھ متعین کرنا یا مشروط کرنا یا ان پر قیاس کرنا بہت بڑی زیادتی ہے اس لئے قادیانیوں کے کفر کی تخفیف ہوتی ہے اور قادیانیوں کو شعوری یا غیر شعوری طور پر اس سے فائدہ پہنچانے والی بات ہے۔ جو کہ نا صرف غیر مستحسن ہے بلکہ فعل

مردود ہے۔ ایسا کہنے والوں کو سخت احتیاط لازم ہے۔ ایسی غیر ذمہ دارانہ بیان بازی سے دین اسلام اور ختم نبوت کے کاز کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اکابر کے طریقہ کار پر ہم سب کو کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ قادیانی فتنہ جلد اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے اللہ رب العزت قادیانی فتنہ سے امت کو خلاصی نصیب فرمائیں۔ حضرت اقدس نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صحت و عافیت کا پوچھا' اور ان کے لئے سلام ارشاد فرمائے۔ آپ کی دعا پر ختم نبوت سندھ کا یہ عظیم الشان تبلیغی سفر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ

قائدین ختم نبوت کا دورہ گوجرانوالہ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر پیر طریقت مولانا خواجہ خان محمد' سیکریٹری جنرل مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور ناظم تبلیغ اور حضرت مولانا اللہ وسایا گوجرانوالہ کے ہنگامی دورہ پر تشریف لائے اور انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد کے گھر جاکر ان کے جواں سال بیٹے کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کی۔ مجلس ضلع گوجرانوالہ کا تعزیتی اجلاس ضلعی نائب امیر حافظ شیخ بشیر احمد کی صدارت میں ہوا جس میں مرحوم کی رحلت پر رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا اور مولانا آزاد سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اجلاس میں مجلس ضلع سیالکوٹ کے سابق امیر ملک منظور الٰہی کی رحلت پر بھی اظہار تعزیت کیا گیا۔ اجلاس سے مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد یوسف عثمانی' مولانا عبدالقدوس عابد' حافظ احسان الواحد' حافظ محمد ثاقب' قاری محمد طیب فاروقی' محمد امان اللہ قادری' سید احمد حسین زید اور دیگر نے اظہار خیال کیا۔ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس وزیر آباد

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ممتاز مصنف مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ باطل قوتوں نے مسلمانوں کو قوت ایمانی سے محروم کرنے کے لئے ہر دور میں جھوٹے نبی کھڑے کئے ہیں اور مسلمانوں نے ہر دور میں نہ صرف ان شیطانی پیغمبروں کو جھٹلایا بلکہ ان کا پوری قوت سے مقابلہ کرکے ان کی سرکوبی کا فریضہ بھی ادا کیا۔ جدید دور میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز استعمار کی اعانت سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور ان سے فراہم کئے گئے تحفظ اور پناہ کے بل بوتے پر قادیانی آج بھی دجل و فریب کے سارے گمراہی کا جال بچھائے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے اتحاد و اتفاق کی قوت سے کام لے کر قادیانیت کا پردہ چاک کرکے رکھ دیا ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری' امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری اور اس قافلے کے دیگر مخلص رہنماؤں کی محنتوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ دنیا بھر میں مرزائی پناہ کی تلاش میں ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ فریب کے سہارے وہ جی رہے ہیں اور پھر ان کی حقیقت آشکار ہوتی ہے تو کسی اور منزل کے لئے چل پڑتے ہیں۔ مرزائی اسرائیل کے یار اور یہودیوں کے وفادار ہیں وہ اسلام اور پاکستان کے کبھی بھی مخلص نہیں ہو سکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے دارا کوتراں وزیر آباد میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا جس کی صدارت جماعت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور سابق ضلعی امیر شیخ محمد انور زبیری نے کی۔ کانفرنس سے جمعیت اہلحدیث کے رہنما محمد رفیق سلفی' ادارہ منہاج القرآن کے رہنما سید ضیاء نور شاہ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر' ضلعی کنوینر رکنیت سازی حافظ محمد ثاقب' ضلع منڈی بہاؤالدین کے کنوینر رکن سازی مولانا محمد طیب فاروقی' تحصیل وزیر آباد کے کنوینر مولانا عبدالغفور قاسمی اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں مختلف قراردادوں کے ذریعے دینی کارکنوں کی ہلاکت' علمائے کرام کی گرفتاریوں' کراچی کے بگڑتے ہوئے حالات' روزافزوں مہنگائی اور معاشی عدم استحکام پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے اصلاح احوال کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ ان تمام حالات کی درستگی صرف اور صرف خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔

ختم نبوت کانفرنس پنڈی بھاگو

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ مرزا غلام احمد آنجہانی کا دعویٰ مسیحیت جھوٹ اور دروغ گوئی پر مشتمل ہے۔ مرزائی جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبویؐ میں تحریف کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت کی نشانی کی حیثیت سے تشریف لاکر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کریں گے۔ مرزا غلام احمد آنجہانی نے انگریزوں کی شہہ پر ولایت سے لے کر نبوت تک کے تمام دعاوی مرحلہ وار کئے اور دجل و فریب کے سہارے لوگوں کو گمراہ کرنے کا چکر چلایا۔ جدید دور میں مرزائی جدید ترین وسائل کو بروئے کار لاکر لوگوں کو گمراہ کرنے کا شیطانی کام کر رہے ہیں۔ ہماری حکومتیں بھی شیطان کی آلہ کار بن کر رہ گئیں ہیں اور بادل نخواستہ مرزائیت نوازی کرکے دولت ایماں سے محروم ہوتی رہتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نواحی گاؤں پنڈی بھاگو میں نزول مسیح علیہ السلام و امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس کی صدارت ضلعی امیر پیر

سید بشیر احمد گیلانی نے کی۔ کانفرنس سے مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر' مورخ اور ممتاز عالم دین مولانا عبداللطیف مسعود' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا حافظ محمد ثاقب' مولانا قاری محمد اسحاق نعمانی' مولانا احمد مصدق قاسمی' مولانا نورالحسن انور' مولانا قاری امتیاز احمد' مولانا بشیر احمد قاسمی' قاری شفیق احمد ڈوگر اور حافظ جمشید عزیز معاویہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں عالمی مجلس ضلع سیالکوٹ کے ایک قافلہ نے پیر سید شبیر احمد گیلانی کی قیادت میں شرکت کی۔ ورک کنگرہ روڈ پر مولانا قاری امتیاز احمد کی قیادت میں علاقہ کے عوام نے قافلہ کا استقبال کیا اور عصرانہ دیا۔

ختم نبوت کانفرنس کھریہ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ اور محقق مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ مرزائی دین و دنیا میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں اور ان کے جھوٹ کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ اب وہ اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے پروپیگنڈہ کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ ان کے صد سالہ جشن کو گزرے عرصہ ہو گیا ہے مگر کہیں بھی قادیانیت کو غلبہ حاصل نہیں ہے۔ اب وہ وقت قریب ہے کہ دنیا بھر سے قادیانیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ عام لوگ بھی قادیانیوں کے فریب سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ قادیانی اپنے دجل کے عیاں ہونے پر مشتعل ہو گئے ہیں اور انہوں نے دہشت گردی اور تخریب کاری کا راستہ اپنا لیا ہے۔ بموں کے دھماکوں' قتل و غارت' فسادات اور فرقہ واریت کے پس پردہ قادیانی اور غیر ملکی ہاتھ ہیں۔ حکومت کو قادیانیوں کی ان سرگرمیوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نواحی گاؤں کھریہ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت محقق و مصنف مولانا عبداللطیف مسعود نے کی اور کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا قاری صالح احمد عثمانی' مولانا نورالحسن انور' مولانا بشیر احمد قاسمی' قاری شفیق احمد ڈوگر اور سید اعجاز حسین شاہ نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ کلیدی اسامیوں پر کام کرنے والے مرزائی جاسوسی کا کام کرتے ہیں اور وہ غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر ملکی سالمیت کے منافی کام میں مصروف ہیں۔ حکومت ان پر کڑی نظر رکھے اور انہیں کلیدی اسامیوں سے الگ کرے۔ انہوں نے ملک میں خلافت راشدہ کے نظام کے نفاذ کا مطالبہ کیا اور علماء کی بلاجواز گرفتاریوں کی مذمت بھی کی۔

ختم نبوت کانفرنس مانگا

گزشتہ دنوں چونڈہ کے نواحی قصبہ سکنہ مانگا میں تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی مانگا وہ قصبہ ہے جہاں قادیانی کثرت سے آباد ہیں اور امتناع قادیانیت کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور مقامی مسلمان بیچارے بس خاموش وقت گزاری کی پالیسی پر گامزن تھے۔

بہرحال اللہ نے جس طرح پنڈی بھاگو جو کہ دوسرا ربوہ تھا مرتدوں کا وہاں سے زور ٹوٹا اس سلسلے میں برادر محترم مولانا فقیر اللہ اختر اور قاری محمد شفیق ربانی پسرور کی جدوجہد قابل ذکر ہے اسی مانگا میں اللہ کریم کے فضل و کرم اور اس کی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت سے ہم وہاں پر تین پروگرام ختم نبوت کے موضوع پر کرنے میں کامیاب ہوئے اور قادیانیوں کو اپنی مذموم سرگرمیاں روکنا پڑیں۔ جون ۱۹۹۷ء میں وہاں ختم نبوت کانفرنس سے ربوہ سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ ایم پی اے نے مفصل اور مدلل خطاب فرمایا۔ مولانا نے آنجہانی مرزا کے غلیظ کردار پر اور اس کے متضاد دعوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا لہ او قادیانیوں مرزا غلام احمد پر لعنت بھیجتے ہوئے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے پرچم تلے جمع ہو جاؤ۔ ہم تمہیں اپنے سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے جب کہ اسلامی نظریاتی کونسل اس کی سفارش کر چکی ہے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ قادیانیوں کی سرحدی علاقوں میں اسلام کے نام پر' تبلیغ پر کنٹرول کیا جائے ملک میں خلافت راشدہ کا نظام نافذ کیا جائے۔ قادیانیوں کی تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کیا جائے۔ سپاہ صحابہؓ کے قائدین کارکنوں کو رہا کیا جائے اور سپاہ صحابہؓ کے قائدین کارکنوں پر بے بنیاد مقدمات کو ختم کیا جائے۔

کانفرنس رات کے ایک بجے تک جاری رہی اس سلسلے میں مقامی انتظامیہ نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا کانفرنس سے مولانا قمر منیر عدیل' مولانا شفیق ڈوگر نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد انور الندا خطیب مرکزی جامع مسجد شاہ فیصل چونڈہ نے انجام دیئے۔ اب انشاء اللہ وہاں پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی باڈی تشکیل دی جا رہی ہے جلد ہی "امام مہدی و نزول مسیح علیہ السلام کانفرنس" منعقد ہوگی جس سے عالمی مجلس کے مرکزی رہنماء خطاب کریں گے انشاء اللہ۔

فوجی شوگر مل کھوسکی
قادیانیت کی زد میں

مولوی عبدالحمید کھوسکی

وطن عزیز کی رگ رگ میں سرایت کیا ہوا قادیانیت کا ناسور وطن عزیز کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں شب و روز مصروف عمل ہے اور کوئی بھی اہم ادارہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ نہیں رہا اور اگر ملک کے کسی بھی گوشہ میں کوئی بھی حادثہ رونما ہو خواہ ضیاء الحق کی

شہادت' ریلوے کے حادثات ملک کی بدامنی قتل و غارت الغرض کوئی بھی حادثہ ہو تو اس کی طنابیں انہیں کے مرکز سے ہلائی جاتی ہیں اور پھر ابھی انہیں کے گھر کا راستہ بتاتا ہے مگر اے! کاش کوئی رمز شناس ملکی تباہ کاریوں کا اس رخ پر بھی تجزیہ کرنے کی زحمت گوارا کرے

ملک کے دیگر اہم کارخانوں اور صنعتی و تجارتی مراکز کی طرح فوجی شوگر مل کو کھو سکی جو کہ سندھ میں چینی کی صنعت کا ایک اہم ادارہ ہے قادیانیت کی دسترس سے محفوظ نہ رہا اور ایک رسوائے زمانہ جنرل میجر عبدالغفور احسان کی انڈسٹری پر اجارہ اداری قائم ہوتے ہی قادیانیت کا طوطی چار سو بولنے لگا اور مل میں قادیانیوں کی بھرمار شروع کر دی اور قادیانیت کی تبلیغ سرعام ہونے لگی ہے۔

اور ستم بالائے ستم یہ کہ انڈسٹری کے اسکول میں قادیانی ٹیچروں کا بطور خاص اہتمام کیا گیا۔ اور دور دراز سے قادیانی استاذ اسکول میں بھرتی کرائے گئے تاکہ معصوم بچوں کے معصوم اذہان کو قادیانیت کی غلاظت سے لتھڑا جاسکے جس پر علاقے بھر کے مسلمانوں میں اضطراب کی کیفیت طاری ہوگئی اور مذکورہ جنرل میجر جو کہ اسی علاقے میں قادیانیت کے جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور اس وقت آئے تھے جبکہ وہ ایک حساس فوجی چھاؤنی ضلع بدین میں بریگیڈیئر تھے مگر جلسہ اس بریگیڈیئر کو راس نہ آیا اور بالآخر ختم نبوت کے نوجوانوں نے فوج سے اس کی چھٹی کرا کے دم لیا۔ مگر اب شاید پھر وہ علاقے کے مسلمانوں کی غیرت کا دوبارہ امتحان لینے کے لئے ایک نئے انداز میں آیا ہے مگر الحمدللہ ابھی امت مسلمہ کی غیرت دبی ہے بجھی نہیں اگر ارباب اختیار مذکورہ مل کو واقعی ایک مفید ادارے کے طور پر چلانا چاہتے ہیں تو جلد از جلد اس ناسور کو اس انڈسٹری سے الگ کر دیا جائے ورنہ آنے والا وقت شاید قادیانیت کے لئے زیادہ مفید ثابت نہ ہو اور حالات کی تمام ذمہ داری صرف اور صرف قادیانیت پر عائد ہوگی۔

بقیہ : سیرۃ طیبہ

کانٹے بچھائے۔ گلا گھونٹا' جسم مبارک پر اوجڑی پھینکی' سوشل بائیکاٹ کیا' قتل کی سازشیں کیں اور آخر کار اپنا گھربار چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا اور مدینہ میں بھی آپؐ کو آرام سے نہ رہنے دیا آپؐ پر جنگیں مسلط کی گئیں۔ لیکن جس دین حق کی بنیاد امانت اور صداقت پر ہو وہ کیونکر مغلوب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جس دین کو ختم کرنے کے لئے اس وقت کا جاہل معاشرہ جب اپنی پوری قوت دکھا چکا تو اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوت پیدا کر دی کہ بحر اوقیانوس سے کاشغر تک اور جنوب مشرق میں انڈونیشیا' ملیشیا' اور فلپائن تک حتیٰ کہ پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو گیا۔

حضور اکرمؐ کی زندگی مبارک کا مکی دور دعوت اور تبلیغ دین پر محیط تھا۔ جبکہ مدنی دور دعوت دین اور غلبہ حق دونوں کو احاطہ کئے ہوئے تھا۔ مکہ میں مخلص اور صابر افراد تیار ہوئے اور مدینہ میں ایک مثالی اجتماعی نظام وجود میں آیا۔ دین کے احکامات جاری ہوئے اور اسلام ایک طاقت بن کر سامنے آیا گو کہ مدینہ منورہ میں بھی مخالفین نے ازاول تا آخر حضور پاکؐ کو پریشان کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی تاہم وہ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مکہ معظمہ میں دعوت اسلام کے سلسلے میں عزم و استقلال اور ہجرت کے بعد انصار و مہاجرین میں رشتہ مواخات' میثاق مدینہ' غزوات' صلح حدیبیہ' سلاطین کو دعوت اسلام' فتح مکہ' جزیرہ عرب میں قاضیوں کا تقرر' حجۃ الوداع میں اسلامی منشور کا اعلان آپؐ کی حیات طیبہ سیرۃ پاک اور تبلیغی مشن کے وہ اہم حصے ہیں جن کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ چند سطور میں جو کچھ تحریر کیا گیا وہ ایک قطرے سے بھی کم ہے جو سمندر سے لیا گیا ہو سچ تو یہ ہے کہ کسی میں جرات ہی نہیں کہ سرکار دو جہاں' سرور کائنات' فخر موجودات' رحمتہ للعالمین' شفیع المذنبین' احمد مجتبیٰ' فخر دو عالم' نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات عالیہ اور صفات عالیہ کو کما حقہ تحریر میں لاسکے کیونکہ یہ مقام عجز ہے زبانیں گنگ ہیں' قلم ساکت ہے فکر تخیل اور عقلیں حیران ہیں۔

صرف اس قدر تحریر کرنے کی جرات کی جاسکتی ہے کہ اس بزم ہستی اور کارگہ حیات میں ایک ایسی عظیم ہستی کا ظہور ہوا جو ہمہ جہت جامع العلوم' جامع الکمالات' جمال و جلال کا پیکر ہیں اور جن کا مدح سرا خود خالق کائنات ہے۔ آپؐ کے فن کی تفسیر خود کلام ربانی ہے۔ آپؐ کا ذکر ہوتا ہے زمین اور آسمان میں۔ آپؐ محسن انسانیت ہیں' خاتم النبیین ہیں اور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمان کو زینت دی ستاروں سے
ستارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۴۳۵۰۸۰

مرزا قادیانی کے چند انمول ادبی شہ پارے

مولانا عبداللطیف مسعود ـ ڈسکہ

قادیانی جناب امین الملک جے سنگھ بہادر (غلام احمد) لاف و گزاف کے بے تاج بادشاہ ہیں آپ سرکار تہ وبالا مقام پر نامعقول و ناگوار تکلم و تلفظ میں جرات و بے باکی کے مسلم پیشوا ہیں۔ آپ ہر موقعہ پر' ہر زمانہ' ہر زبان میں سب کچھ اگل دینے میں یکتائے روزگار ہیں۔ چنانچہ آپ سافل مقام نے نہایت جسارت و نعلی کے ساتھ خامہ فرسائی فرمائی' فارسی میں بھی عبرانی اور انگریزی میں بھی' اردو اور ہندی میں بھی' مگر طرز اپنا' طراز اپنا' فصاحت اپنی' بلاغت اپنی' قواعد اپنے' آداب اپنے لغت اپنی' مراد اپنی' مفہوم اپنا' ترجمانی اپنی' الفاظ اپنے اور معانی بھی اپنے' غرضیکہ منصب تجدید و تحدیث کے پیش نظر سب کچھ اپنا ہی اپنا ہو تا۔ مہدیت و مسیحیت کے بل بوتے پر سب کچھ اپنا ہی استعمال فرمایا۔ چنانچہ بندہ خادم نے اس سے قبل اس نادر روزگار مغل بچہ کے چند عربی ادب کے شہ پارے پیش کر کے شعرو ادب میں چار چاند لگاتے ہوئے ان کے پیروکاروں کے قلوب کو گرمایا۔ اور اب اس ذات وضیع کے قومی زبان یعنی اردو ادب پارے پیش کر کے اس کے خدام و متعلقین کے قلوب و اذہان کے لئے سرمایہ مسرت و انبساط فراہم کر رہا ہوں ملاحظہ فرمایئے جناب مجمع الکمالات رقم طراز ہیں کہ.........

۱۔ مگر شریر آریہ اپنے بد مکر میں ناکام رہے اور اپنے لئے ہمیشہ کی تباہی سہیڑلی' دیکھئے آپ کی کتاب بے نظیر چشمہ معرفت صفحہ ۱۰۹ خزائن صفحہ ۱۱۷ جلد ۲۳

۲۔ لفظ کشمیر اصل میں کشیر تھا (کشمیری زبان میں) یہ لفظ عبرانی ہے جو "ک" اور اشیر سے مرکب ہے۔ اشیر عبرانی میں ' بمعنی شام اور "ک" برائے تشبیہ تو معنی ہوا شام کی طرح۔ یعنی کشمیر ملک شام کی طرح ہے (یہ تمہید ہے کہ مسیح شام سے کشمیر کو کس بنا پر ہجرت فرما ہوئے) ضمیمہ براہین صفحہ ۲۲۷ جلد ۵' خزائن صفحہ ۴۰۲ جلد ۲۱

۳۔ مخالف لوگوں سے ہمارا جنگ ہوگا۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۶ جلد ۵' خزائن صفحہ ۷۲ جلد ۲۱

۴۔ ۲ لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو ننانوے (۲۱۸۷۹۹) فوتیاں ہوئیں۔ نزول مسیح صفحہ ۱۵۴ خزائن صفحہ ۵۳۲ جلد ۱۸

۵۔ موتا موتی لگ رہی ہے۔ ضمیمہ براہین صفحہ ۵ جلد ۵' خزائن صفحہ ۱۵۷ ج ۲۱

۶۔ بست ویک روپیہ آنے والے ہیں۔ البشریٰ صفحہ ۴۳ حصہ سوم

۷۔ ایک طرف سے میاں نذیر حسین دہلوی نے قلم اٹھائی (بجائے اٹھایا) آئینہ کمالات صفحہ ۳۰

۸۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا۔ تریاق صفحہ ۱۵۷ خزائن صفحہ ۴۷۹ جلد ۱۵

۹۔ اے عزیزو! یہ روشنانہ فضولیاں کچھ کام نہیں دے سکتیں۔ تحفہ غزنویہ صفحہ ۱۳' خزائن صفحہ ۵۴۳ جلد ۱۵

۱۰۔ اور وحی ان خیالات کا نام رکھتے ہیں۔ جو عادتی طور پر ہر انسان کے دل میں گزرا کرتے ہیں۔ مکتوبات احمدیہ صفحہ ۴۳۔ جلد ۱

۱۱۔ ایسا الہام ہی میں کہتا ہوں کہ اے یورپ اور امریکہ کے پادریو! کیوں خواہ مخواہ شور ڈال رکھا ہے۔ تریاق صفحہ ۱۸' خزائن صفحہ ۱۹۰ جلد ۱۵

۱۲۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ تھا کہ تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۱' خزائن صفحہ ۲۶۳ جلد ۱۷

۱۳۔ میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ تذکرہ صفحہ ۲۰۷ نمبر ۱۴ ہر مکان سے خیر دعا ہے۔ تذکرہ صفحہ ۱۹۳

۱۴۔ پس اس لحاظ سے اس کا نام عیسیٰ رکھا گیا ہے یعنی بیماریوں کو چنگا کرنے والا۔ اربعین صفحہ ۹ جلد ۲' خزائن صفحہ ۳۵۶ جلد ۱۷

۱۵۔ اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا۔

۱۶۔ لہٰذا مقابلہ کے لئے سب سے اول انہیں کو دعوت کی جاتی ہے۔ فیصلہ آسمانی ۳۰۔ ۸۳

۱۷۔ یعنی پہلے اس میں وسعت صرف اس قدر تھی کہ بمشکل اس میں دو سو آدمی نماز پڑھ سکتا تھا۔ اشتہار چندہ منارۃ المسیح ضمیمہ خطبہ الہامیہ ۳ صفحہ ۱۵' خزائن صفحہ ۱۵ جلد ۱۶

یہ ہیں قادیانی کرشن مہاراج سلطان القلم سبحان گورداسپور کے اردو ادب کے چند شہ پارے آئندہ بھی مزید جستجو جاری ہے آپ براہ مہربانی ان کو اردو ادب میں ٹانک کر اور اس کی پیشانی کا جھومر یا سر میں کلغی لگا کر قادیانی جے سنگھ کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے شکریہ کا موقع فراہم کریں۔

"ختم نبوت اسلام کا ایک نہایت اہم اور بنیادی تصور ہے' اسلام میں نبوت چونکہ اپنے معراج کمال کو پہنچ گئی لہٰذا اس کا خاتمہ ضروری ہوگیا۔ اسلام نے خوب سمجھ لیا تھا کہ انسان سہاروں پر زندگی بسر نہیں کر سکتا' اس کے شعور ذات کی تکمیل ہوگی تو یونہی کہ وہ خود اپنے وسائل سے کام لینا سیکھے' یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اگر دینی پیشوائی کو تسلیم نہیں کیا یا موروثی بادشاہت کو جائز نہیں رکھا یا بار بار عقل اور تجربے پر زور دیا عالم فطرت اور عالم تاریخ کو علم انسانی کا سرچشمہ ٹھہرایا تو اس لئے کہ ان سب کے اندر یہی نکتہ مضمر ہے۔ یہ سب تصورات خاتمیت ہی کے مختلف پہلو ہیں..... ہم نے ختم نبوت کو مان لیا تو گویا یہ عقیدہ بھی مان لیا کہ اب کسی شخص کو اس دعویٰ کا حق نہیں پہنچتا کہ اسے علم کا تعلق چونکہ کسی مافوق سرچشمہ سے ہے لہٰذا ہمیں اس کی اطاعت لازم آتی ہے' خاتمیت کا تصور ایک طرح کی نفسیاتی قوت ہے' جس سے اس قسم کے دعووں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔" (ماخوذ: علامہ اقبال کا پانچواں خطبہ تشکیل جدید الٰہیات)

بارہویں عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء بروز اتوار

بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • قادیانیت کے عقائد و عزائم

مسئلہ جہاد • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یوکے 071-7378199